مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱۰ — اکتوبر 2023ء

جلد: ۲۷ — ربیع الاول ۱۴۴۵ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

ظہورِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم قدیم صحائفِ آسمانی میں

ستمبر ۲۰۲۳ء میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کا موسمِ بہار

صاحبزادہ سعید احمد بن حضرت خواجہ خان محمدؒ

حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجویؒ

7 ستمبر... ختمِ نبوت کے تحفظ کا عظیم دن

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۱۰   جلد: ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ	صاحبزادہ طارق محمودؒ

مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

ناشر: عزیز احمد   مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486, 0333-8827001

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

ستمبر ۲۰۲۳ء میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا موسم بہار	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

ظہور رحمت للعالمین ﷺ قدیم صحائف آسمانی میں	میاں امیر الدین	10
حضور نبی اکرم ﷺ کا عدل وانصاف	مولانا عطاء الرحمٰن رحیمی	15
خصائص نبوی ﷺ	مولانا شاہد ندیم	17
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (آخری قسط)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	19
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	23

شخصیات

حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ	25
صاحبزادہ سعید احمد بن حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ	// // //	27

ردقادیانیت

۷/ستمبر...... ختم نبوت کے تحفظ کا عظیم دن	مولانا مفتی خالد محمود	29
۷/ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت...... فتح وکامرانی اور تجدید عہد کا دن	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ	35
۷/ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے ریلیوں کا انعقاد	مولانا محمد وسیم اسلم	39
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	44

متفرقات

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ	مولانا محمد عنایت اللہ	46
تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد	مولانا ابرار شریف	47
فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور	مولانا عبدالنعیم	48
فقید المثال وپروقار یوم تحفظ ختم نبوت ریلی ملتان	مولانا محمد امین	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

ستمبر ۲۰۲۳ء میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا موسم بہار

الحمدللہ وکفی وسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء امابعد!

قارئین لولاک کو یہ معلوم کر کے دلی خوشی ہوگی کہ امسال ستمبر ۲۰۲۳ء میں ملک کے چاروں صوبائی دارالحکومت، کوئٹہ، کراچی، لاہور، پشاور میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ ایک ہفتہ میں چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں صوبائی کانفرنسیں پہلی بار ایک ساتھ منعقد کرنے کا ریکارڈ قائم کیا گیا۔

۲۹؍اگست ۲۰۲۳ء کو لاہور انٹرنیشنل علامہ اقبال ایئرپورٹ پر جماعتی رفقاء نے حضرت الامیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی کو کوئٹہ کے لئے پونے دس بجے کی پرواز سے رخصت کیا۔ فقیر راقم اور جناب محمد جعفر حضرت الامیر مدظلہم کے خادم ہمراہ تھے۔ پونے بارہ بجے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کوئٹہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا قاری انوارالحق حقانی مدظلہم اور صوبائی رہنما حضرت مولانا مفتی محمد احمد کی قیادت میں مولانا محمد اویس، جناب حاجی خلیل الرحمٰن، عتیق بھٹی، جناب عبدالاحد، مولانا نعمت اللہ، حاجی عمران سمیت جماعتی رفقاء کے جم غفیر نے حضرت الامیر مدظلہم کا استقبال کیا۔ اس سے ایک روز قبل نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد اسلام آباد کی پرواز سے تشریف لاچکے تھے۔

کانفرنس کی نگرانی وتیاری اور راہنمائی کے لئے مولانا قاضی احسان احمد کراچی سے ایک ہفتہ قبل تشریف لاچکے تھے۔ آپ نے مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ، مولانا عبدالغنی، مولانا عطاء اللہ پر مشتمل چار رکنی وفد ترتیب دیئے، ہر ایک کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ صوبہ بھر کا تبلیغی دورہ کر کے دعوت ناموں کی تقسیم، اشتہارات کی ترتیب، دروس قرآن مجید، اجتماعی انفرادی ملاقاتوں میں کانفرنس کی شرکت کی دعوت کے عمل کو آگے بڑھائیں۔ زیادہ تر کوئٹہ شہر اور قریب کے شہروں میں عوام الناس کو کانفرنس میں شرکت کے لئے تیار کیا جائے اور خود مولانا قاضی احسان احمد نے بھی دن رات ایک کر دیئے تھے۔ حتیٰ کہ کانفرنس سے ایک دن قبل بھی وہ قلات تشریف لے گئے۔ متعدد مدارس، سکولز وکالجز میں آپ کے بیانات ہوئے۔ یوں ان حضرات نے پورے صوبہ کے ہر اہم شہر کو کانفرنس کا پنڈال بنا دیا۔

حضرت الامیر اور نائب امیر مدظلہم کی آمد ہوئی۔ تیاری کا عمل بھی زوروں پر تھا۔ حضرت الامیر مدظلہم کی میزبانی کا شرف حاجی آغا گل محمد نے حاصل کیا۔ ۳۰ / اگست کو تمام مہمانوں کو سید آغا عنایت، آغا حزب اللہ نے ظہرانہ دیا۔ ظہرانہ کے بعد حضرت الامیر مدظلہم کی سربراہی میں تمام مہمان دفتر ختم نبوت تشریف لائے۔ عصر سے قبل تمام مہمانوں نے میزان چوک میں ختم نبوت آگاہی مہم کیمپ میں تشریف لاکر معائنہ کیا اور دعا فرمائی۔ تمام بازاروں میں کانفرنس کے حوالہ سے چہل پہل کا سامنظر تھا۔

سینکڑوں جماعتی رفقاء تمام اراکین وفد کو نعروں کی فلک شگاف صداؤں اور جلوس کی شکل میں جامع مسجد قندھاری لائے۔ پورے سفر میں خوشی کے مارے دوست دو آتشہ ہو رہے تھے۔ پورے بازار جامع مسجد نعروں سے گونج اٹھے۔ نماز سے قبل تعارفی تقریب منعقد ہوئی۔ حضرت الامیر مدظلہم، حضرت نائب امیر، مولانا قاضی احسان احمد نے دوستوں کو کانفرنس میں نظم وضبط کے ساتھ بھرپور تیاری پر شکریہ ادا کیا اور والہانہ شرکت کی اپیل کی۔ مولانا مفتی محمد احمد مدظلہم نے بڑے اہتمام کے ساتھ کئی دن لگا کر اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعاؤں کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ پانچ ہزار بار سورۂ یاسین کا ختم کیا گیا۔ ظہر کی نماز کے بعد قندھاری بازار کی جامع مسجد کے نمازیوں سمیت حضرت الامیر مدظلہم نے سورہ یاسین کا ثواب خاتم النّبیین محمد عربی ﷺ کی روح انور کو ایصال کیا۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار و شہداء اسلام و شہداء ختم نبوت کے لئے ایصال ثواب اور دعاؤں کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کے بعد مولانا مفتی محمد احمد پچاس رضا کاروں کا قافلہ لے کر پنڈال انتظامات کے لئے تشریف لے گئے۔

مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ اور دوسرے تمام راہنماؤں کی زیرنگرانی بدھ کی عصر سے جمعرات کی دوپہر تک سپیکروں کی تنصیب، سٹیج کی تیاری، چیکنگ کے انتظامات، کرسیوں کو ترتیب سے لگوانے کا عمل، بجلی وروشنی کا انتظام، پانی پلانے، پنڈال میں نظم کو برقرار رکھنا، مہمانوں کو مخصوص راستہ سے پنڈال میں سٹیج پر لانا، تمام انتظامات کو مکمل کیا گیا۔

بدھ کو عشائیہ کا اہتمام حضرت حاجی فیاض حسن، صاحبزادہ جناب ارسلان فیاض نے کیا۔ شہر کی اہم سیاسی ومذہبی شخصیات، تجار رہنما، سیاسی قائدین، سرکاری افسران اور ہمسایہ ممالک کا سفارتی عملہ سب شریک عشائیہ ہوئے۔ حضرت الامیر مدظلہم کی دعا سے یہ تقریب پایہ تکمیل کو پہنچی۔

اگلے دن ۳۱ / اگست ۲۰۲۳ء کو عصر کی نماز کے بعد کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مغرب کے بعد پورا پنڈال لبالب، کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ مجبوراً اپیل کر کے کرسیوں کے پورے سسٹم کو مزید کلوز کیا گیا اور یوں پنڈال میں مزید حضرات کے لئے پلاٹ پر بیٹھنے کا فرشی انتظام کیا گیا۔ رات گئے تک کانفرنس خیر وخوبی کے ساتھ جاری

رہی۔ تمام حاضرین شرکاء وقائدین کا کہنا تھا کہ اس پنڈال پر کوئٹہ کی تاریخ میں آج تک اتنا بڑا اجتماع منعقد نہیں ہوا۔ کوئٹہ میں کانفرنس عموماً مغرب کے لگ بھگ ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ غرض صوبہ کی سطح پر ایک عدیم المثال، عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔

تمام شہر میں ٹریفک کا دباؤ تھا، اکثر ائمہ کرام نے عصر کے بعد اعلان کر کے نمازیوں کے قافلے پیدل لے کر پنڈال میں فوج در فوج شریک کانفرنس ہوئے۔ سپیکر تنصیف کرنے والے بوڑھے مالک کا قول دوستوں نے سنایا کہ بیس سال سے اپنے والد کے ساتھ اس پنڈال میں جلسوں کے انتظامات میں شریک رہا۔ اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اتنا عظیم و وسیع، طویل دورانیہ کا کامیاب اجتماع پہلی بار دیکھا ہے۔

رات گئے حضرت الامیر مدظلہم کی ایمان پرور دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ یاد رہے کہ حضرت الامیر مدظلہم پورے وفد کے ساتھ اپنی ایئر پورٹ سے آمد کے موقع پر حضرت مولانا قاری انوار الحق حقانی کے قائم کردہ جامعہ میں معائینہ و دعا کے لئے تشریف لائے اور اپنی دعاؤں سے جامعہ کو سرفراز کیا۔

یکم ستمبر کو حضرت الامیر مدظلہم، حضرت نائب امیر، مولانا قاضی احسان احمد، ترجمان جمعیت علماء اسلام شاہین جمعیت مولانا حافظ حمد اللہ سمیت پانچ حضرات پر مشتمل وفد کراچی کے لئے محو پرواز ہوئے۔ کوئٹہ ایئر پورٹ پر جماعتی رفقاء نے الوداع کیا۔ پونے دو گھنٹہ کی پرواز کے بعد کراچی قائداعظم ایئر پورٹ پر حضرت الامیر مدظلہم کے سلسلہ کے حضرات اور جماعتی رفقاء نے مہمانان گرامی کا حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، حضرت مولانا مفتی خالد محمود کی قیادت میں استقبال کیا۔

ختم نبوت کانفرنس حیدر آباد

یکم ستمبر ۲۰۲۳ء بعد از مغرب ختم نبوت کانفرنس حیدر آباد میانی روڈ پر منعقد ہوئی۔ رات دو بجے تک کانفرنس جاری رہی۔ فقید المثال حد تک انسانوں کے سروں کا سمندر تلاطم خیز تھا۔ صوبہ بھر کی دینی قیادت سٹیج پر تشریف فرما تھی۔ اندرون سندھ کے مبلغین ختم نبوت مولانا ابرار احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا مختار احمد، مولانا محمد حنیف سیال، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد فاروق، مولانا ظفر اللہ سندھی نے اپنے گرامی قدر رفقاء سمیت مثالی دعوت و تبلیغی مہم کے ذریعہ بھرپور طریقہ پر کانفرنس کو کامیاب بنایا۔

بیر شریف کے سجادہ نشین مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، خانقاہ عالیہ دار السلام شیخوپورہ کے سجادہ نشین مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، خانقاہ عالیہ سراجیہ کندیاں شریف کے ہدی خواں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا حافظ حمد اللہ کی شرکت نے کانفرنس کو چار چاند لگا دیئے۔ رات پونے دو بجے کے لگ بھگ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے امیر مولانا ڈاکٹر عبدالسلام، جامعہ مفتاح العلوم کے مہتمم واساتذہ کرام، وفاق المدارس کے مولانا سیف الرحمٰن ارائیں، جمعیت علماء اسلام کی تمام ضلعی وڈویژنل قیادت، شیوخ حدیث، علماء وخطبا کے جم غفیر نے کانفرنس کی کامیابی کو بام عروج پر پہنچا دیا۔ اس کامیاب وعظیم الشان کانفرنس کے تذکرے مدتوں رہیں گے اور تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد کے لئے سنگ میل کا درجہ اسے حاصل رہے گا۔ اس جگہ مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، سائیں عبدالکریم بیرشریف، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا غلام غوث ہزاروی اور دیگر اکابرین کے بیانات ہوئے، اسی پنڈال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان کانفرنس سے ان اکابر کی ارواح کو کتنی خوشی ہوئی ہوگی۔ خارجی وملحدین کے گھروں میں کیا ماتم ہوگا۔ قادیانیت کے ہاں کیا قیامت قائم ہوگی۔ وہ منظر کانفرنس کے شرکاء کے لئے باعث دیدنی تھا۔ رات گئے حضرت نائب امیر نے دعا فرمائی۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی خالد محمود کانفرنس کے مہمانان خصوصی تھے۔

ہالیجی شریف میں تعزیت کے لئے حاضری

سندھ کی قدیم وعظیم خانقاہ عالیہ ہالیجی شریف کے تیسرے قائد وسجادہ نشین حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجوی کی تعزیت کے لئے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا تجمل حسین، مولانا قاری جمیل احمد بندھانی، سائیں عبدالقدیر کپرو، مولانا محمد حسین ناصر پر مشتمل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے ہالیجی شریف میں ۲؍ستمبر کی صبح حاضری دی۔ خانقاہ عالیہ قادریہ ہالیجی شریف کے جملہ صاحبزادگان سے تعزیت کی۔ ان کی دعاؤں کو سمیٹا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل کے دفتر میں آرام کیا، ناشتہ سے فارغ ہوئے۔ کراچی کے لئے سفر کا آغاز کیا۔

۲؍ستمبر کی ظہر کے لگ بھگ خانقاہ سراجیہ کے چشم وچراغ صاحبزادہ سعید احمد کے سانحہ ارتحال کی خبر ملی۔ مغرب عشاء کے درمیان کراچی پہنچنا ہوا۔ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد کراچی سے اسلام آباد کے راستہ خانقاہ سراجیہ کے لئے روانہ ہوئے۔

۲؍ستمبر بروز ہفتہ: مجاہد گراؤنڈ اورنگی ٹاؤن کراچی

۳؍ستمبر بروز اتوار: گجر چوک منظور کالونی کراچی

۴؍ستمبر بروز پیر: ڈرگ روڈ شاہ فیصل کالونی کراچی

۵؍ستمبر بروز منگل: ینگ شاہین گراؤنڈ مظفر آباد کالونی ملیر کراچی

یہ کانفرنسیں کراچی کے چار مختلف اضلاع میں منعقد ہوئیں۔ حضرت الامیر مدظلہم، فقیر راقم، مولانا

قاضی احسان احمد اور مولانا حافظ حمد اللہ کے مرکزی بیانات ہوئے۔ عمائدین شہر، علاقہ کے علماء ومشائخ نے اسٹیج پر تشریف لا کر کانفرنس کی کامیابی کو دوبالا کیا۔ ڈرگ روڈ کی کانفرنس میں مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔

تمام کانفرنسیں بھرپور کامیاب ہوئیں۔ حاضری عدیم المثال تھی۔ تمام تر پنڈال ناکافی ثابت ہوئے۔ پنڈال کے باہر خلق خدا نے کھڑے ہو کر کانفرنس کی کارروائی کو دل وجان سے سنا۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

۶ ؍ستمبر کی شام کو عصر کی نماز کے بعد سے کرکٹ گراؤنڈ وحدت روڈ لاہور کے وسیع وعریض پنڈال میں فقید المثال عدیم النظیر کانفرنس حضرت الامیر مرکزیہ مدظلہم کے زیر صدارت منعقد ہوئی جو رات پونے دو بجے جا کر حضرت الامیر مدظلہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے حضرات نے ہر سال کی طرح امسال بھی بڑی کانفرنس بتاریخ ۶ ؍ستمبر کرکٹ گراؤنڈ وحدت روڈ لاہور میں کرنے کا اعلان کیا۔ جس کی تیاری کے سلسلے میں شہر لاہور اور قرب وجوار میں بالخصوص بارڈر کے ملحقہ علاقہ جات میں کئی ایک کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ دروس وخطبات جمعہ میں عوام الناس کو عقیدہ ختم نبوت سمجھانے کے ساتھ اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی درخواست اور وعدے لئے گئے۔ گویا ایک کامیاب دعوتی مہم کا آغاز کیا گیا۔ وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سوشل میڈیا پر بھی کانفرنس کی دعوتی مہم چلائی گئی۔ جس سے لاکھوں لوگوں تک کانفرنس میں شرکت کی دعوت کو پہنچایا گیا۔

۵ ؍ستمبر کی شام تک پنڈال کی تیاری کا نصف کام ہو چکا تھا۔ ۵ ستمبر کی شام کو جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی راہنما مولانا محمد امجد خان پنڈال میں تشریف لائے، جائزہ لیا۔ اسی طرح جامعہ اشرفیہ کے ناظم مولانا اسعد عبید تشریف لائے۔ شام کو ہی پنڈال سے ویڈیو پیغام کے ذریعے کانفرنس میں شریک ہونے والے حضرات کی آسانی کے لئے روٹ کی آگاہی دی گئی۔ تاکہ لاہور میں منعقدہ کرکٹ میچ کی وجہ سے راستہ کی بندش سے مشکلات سے بچا جا سکے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی رابطہ کمیٹی کے حضرات رات گئے تک پنڈال میں انتظام وانصرام میں مصروف رہے۔ رات کے پچھلے پہر سٹیج کی تیاری اور اس کے عقب میں ایک بڑی اسکرین کو نصب کیا گیا اور لاؤڈ سپیکر کے کام کو مکمل کیا گیا۔

۶ ؍ستمبر کی صبح کو ہی انتظام سنبھالنے کے لئے کارکنان ختم نبوت دور دراز علاقوں سے بڑی تعداد

میں قافلوں کی شکل میں آنا شروع ہوئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی حضرات حضرت الامیر مدظلہم، فقیر راقم اور مولانا قاضی احسان احمد کوئٹہ وکراچی کے بعد لاہور پہنچے۔ قائد وفاق مولانا قاری محمد حنیف منگل شام کو ہی لاہور پہنچ چکے تھے۔ یوں مہمانان گرامی کے آنے کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ نماز عصر کے بعد دفتر مسلم ٹاؤن سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے حکم پر پنڈال حاضر ہوئے۔ پنڈال میں گہما گہمی شروع ہوچکی تھی۔ مانسہرہ ودارالقرآن فیصل آباد کے احباب سیکورٹی کا نظم سنبھال رہے تھے۔ لاہور کے ذمہ داران وعلمائے کرام سٹیج پر پہنچ چکے تھے اور قافلوں کے آنے کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا۔

چند سال قبل بھی اسی گراؤنڈ میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ عشاء سے پہلے ہی پنڈال کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ مجبوراً انتظامیہ نے گراؤنڈ کے متصل مین روڈ کو بلاک کر کے شرکاء کانفرنس کے استعمال کے لئے مہیا کیا تھا۔ اس سال بھی وہی صورت حال دیکھنے کو ملی۔ نماز عصر کے بعد مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ باقاعدہ کانفرنس کا آغاز نماز مغرب کے فوراً بعد ہوا۔ کانفرنس میں مقررین، قراء، نعت خواں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

تلاوت قرآن: قاری حسنین معاویہ، قاری ذکی اللہ کیفی

نعت ونظم: مولانا عمران نقشبندی، مولانا قاسم گجر، مولانا شاہد عمران عارفی، سید سلیمان گیلانی

خطاب: مولانا سمیع اللہ مبلغ لاہور، مولانا عتیق الرحمٰن ملتان، مولانا عرفان بزیزی سرگودھا، مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ شیخوپورہ، مولانا عارف شامی مبلغ گوجرانوالہ، مولانا خالد عابد مبلغ سرگودھا، مولانا سعید وقار لاہور، مولانا حافظ اشرف گجر لاہور، مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور، مولانا قاری علیم الدین شاکر لاہور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا رضوان عزیز، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا فضل الرحیم اشرفی مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، جناب سراج الحق امیر جماعت اسلامی، حافظ نعمان مہتمم جامعہ فتحیہ، جناب فیاض بٹ صدر تاجران حفیظ سنٹر لاہور، مولانا اعجاز مصطفیٰ کراچی، فقیر راقم، امیر مرکزیہ مولانا پیر ناصر الدین خاکوانی، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے آخری خطاب فرمایا۔ رات گئے دعا ہوئی۔

۷ر ستمبر ختم نبوت کانفرنس پشاور

سالانہ ختم نبوت کانفرنس خزانہ شوگر ملز گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے فرمائی۔ مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد راشد مدنی، فقیر راقم، مولانا مفتی شہاب الدین کے بیانات ہوئے۔ تاحد نظر انسانوں کا سمندر تھا۔

۸؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ

سالانہ ختم نبوت کانفرنس نوشہرہ فقید المثال رہی مسجد و مدرسہ جم غفیر سے اٹا ہوا تھا۔ سکرینیں لگا کر مجمع کو کانفرنس کی کارروائی سے محظوظ کیا گیا۔ کانفرنس سے مولانا عابد کمال، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا زکریا، مولانا راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، فقیر راقم اور مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی نے خطاب کیا۔

۹؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس نظام پور

نوشہرہ اور کوہاٹ کے درمیان نظام پور میں صبح ۱۰ بجے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ مقامی علماء کے علاوہ مولانا عابد کمال، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ بھرپور حاضری تھی، گرمی شدید تھی لیکن نظام پور کے مسلمانوں نے عقیدہ ختم نبوت کی خاطر سب کچھ کی پرواہ کئے بغیر آخر تک بیٹھ کر اپنی غیرت ایمانی کا ثبوت پیش کیا۔

۹؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس کوہاٹ

کوہاٹ کے کمپنی باغ میں عظیم الشان سالانہ کانفرنس منعقد ہوئی۔ باغ بعد از عصر اپنی تنگ دامنی کا شکوہ کرنے لگا تھا۔ ابتداء میں مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ بعد از مغرب تلاوت ونعت کے بعد جن حضرات کے بیانات ہوئے، درج ذیل ہیں: مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا عابد کمال، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد اور فقیر راقم۔ کانفرنس کامیاب وعدیم المثال تھی۔ لاہور و پشاور کی طرح مجمع آخر تک جم کر بیٹھا رہا اور ایمان پرور بیانات سے بہرہ ور ہوتا رہا۔

۱۰؍ستمبر ختم نبوت کانفرنس تخت نصرتی ضلع کرک

تخت نصرتی کرک کی تحصیل ہے۔ مولانا عبدالرزاق جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے متحرک وفعال ساتھی ہیں۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی انہوں نے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا جو جگہ پنڈال کے لئے متعین کی گئی تھی کانفرنس کی ابتداء میں ہی وہ بھر چکی تھی۔ شدید گرمی کے باوجود لوگ دھوپ میں کھڑے ہو کر کانفرنس کی کارروائی سنتے رہے۔ لوگ جوق در جوق کانفرنس میں آتے رہے اور پنڈال جوں جوں تنگ دامن ہوتا گیا۔ آخر کار کانفرنس کے پنڈال کی حد بندی کو ہٹایا گیا اور لوگ شامیانے کے سائے میں بیٹھ کر محظوظ ہوتے رہے۔ کانفرنس سے مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا عابد کمال، مولانا مفتی عظمت اللہ بنوں، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد راشد مدنی اور فقیر راقم نے بیانات کئے، نماز عصر پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

۱۰؍ستمبر تک کی رپورٹ پیش خدمت ہے باقی آئندہ کے شمارہ میں پیش کی جائے گی۔

ظہور رحمت للعالمین ﷺ قدیم صحائف آسمانی میں

میاں امیرالدین

اللہ تعالیٰ نے جس قدر نشانات نبی اکرم ﷺ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ظاہر فرمائے اتنے نشانات اور کسی نبی کے لئے ظاہر نہیں فرمائے۔ قرآن کریم کے مقدس اوراق ان نشانات کی تفاصیل سے بھرے پڑے ہیں۔ احادیث کے مجموعے اور سیرت کی کتابیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ وہ نبی امی جس کا نام محمد ﷺ ہے، خدا کا مقدس اور تمام رسولوں کا سرتاج ہے، جس کی صداقت کے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین نے بھی، فرشتوں نے بھی شہادت دی اور انسانوں نے بھی، حتیٰ کہ بدترین دشمن بھی اس پر نازل ہونے والے کلام کو سن کر بے ساختہ پکار اٹھے کہ یہ کلام انسانی ذہن کی اختراع نہیں ہوسکتا۔ اگر یہ بیانات اور حضور ﷺ کی صداقت کو ثابت کرنے والی تحریریں صرف قرآن وحدیث اور مسلمان مصنفوں کی لکھی ہوئی کتابوں میں محدود ہوتیں تو کہا جاسکتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ کے عقیدت مندوں نے اپنے نبی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے یہ عظیم الشان واقعات درج کردیئے ہیں۔ لیکن حضور ﷺ کو مبعوث فرمانے والی عالم الغیب ہستی نے آپ کی بعثت سے ہزاروں سال قبل آپ کی صداقت کا سامان مہیا فرمادیا۔ حضور ﷺ کی سچائی اور آپ ﷺ کے نبی برحق ہونے کا یہ سورج کی طرح روشن نشان ہے کہ کوئی آنکھوں والا اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ چنانچہ ہندوستان کے ظلمت کدوں سے لے کر مشرق وسطیٰ کے تاریک بیابانوں تک جہاں جہاں نبوت کی روشنی چمکی ہر چمک میں اسی نور کی بشارت نمایاں تھی، جو فاران کی چوٹیوں پر ظاہر ہونے والا تھا۔ ہر نبی نے جس کی تعلیمات کا کچھ بھی حصہ بھی محفوظ ہے، گواہی دی کہ: اے مجھ پر ایمان لانے والو! میرا مشن اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ صحرائے عرب پر وہ سورج طلوع نہ ہو جو ہر تاریکی کو ہمیشہ کے لئے ختم کردے گا۔

گوتم بدھ ہندوستان کی وہ عظیم ہستی تھی جو برہمنی سامراج کے شکنجے میں دم توڑتی ہوئی انسانیت کو اس ظلم وستم سے نجات دلانے کے لئے ظاہر ہوئی۔ اس کی تعلیمات ہندو سازش کے تحت مسخ ہوجانے کے باوجود آج بھی گواہی دیتی ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے تھا اور خدا کے بندوں کو خدا کا مطیع وفرماں بردار بنانے کے لئے آیا تھا۔ جب وہ اپنا مقدس مشن مکمل کرکے دنیا سے رخصت ہونے لگا تو اس نے اپنی زندگی کے جو آخری الفاظ کہے وہ حضور ﷺ کی بعثت کے متعلق گواہی پر مشتمل تھے۔ عین اس وقت جب گوتم بدھ کی سانس اکھڑ رہی تھی اور نبضیں ڈوبنے والی تھیں، اس کے ایک شاگرد نندانے بے قرار ہوکر پوچھا: ”آقا آپ کے جانے کے بعد دنیا کو کون تعلیم دے گا؟“

اسی کے جواب میں گوتم بدھ نے جو الہامی الفاظ کئے وہ تاریخ نے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لئے۔ اسی عظیم مفکر اور اپنے عہد کے مامور نے جواب دیا: ''نندا، میں پہلا بدھ نہیں ہوں جو زمین پر آیا، نہ میں آخری بدھ ہوں اپنے وقت پر ایک اور بدھ آئے گا۔'' عظیم بدھ کے اس ارشاد پر اس کے شاگرد نندا نے سوال کیا ''ہم اسے کس طرح پہچانیں گے؟'' بدھ نے جواب دیا: ''وہ میتریا کے نام سے موسوم ہوگا۔'' یہ میتریا کیا ہے؟ الہ آباد کے مشہور انگریزی اخبار ''لیڈر'' کی ۱۶/اکتوبر ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں ایک بدھ عالم کا مضمون شائع ہوا تھا جس میں اس نے میتریا کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا تھا: ''وہ جس کا نام رحمت ہے۔''

(النبی الخاتم سید مناظر احسن گیلانی ص ۲۱)

اور قرآن اسی ہستی کے متعلق ''**وما ارسلناک الا رحمة للعالمین**'' کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ گویا قرآن حکیم کے نزول سے ایک ہزار سال پہلے ہزاروں میل دور پیدا ہونے والی ایک روحانی شخصیت نے نہ صرف حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی بعثت کی بشارت دی، بلکہ اس کے لقب کی بھی نشان دہی کر دی یعنی مولانا حالی کے الفاظ میں: ؎ ''وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا''

مشرق وسطیٰ میں جاری ہونے والے سلسلۂ انبیاء کے عظیم بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے کم وبیش تین ہزار سال قبل عالم انسانی کو یہ نوید سنائی ''وہ عربی ہوگا اس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کا ہاتھ اس کے خلاف ہوگا۔ وہ اپنے سب بھائیوں کے درمیان بودوباش کرے گا۔''

(پیدائش باب ۱۶، آیت ۱۲)

غور فرمایئے کہ عراق میں پیدا ہونے والا یہ جلیل القدر نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کس صراحت سے بشارت دیتا ہے کہ میرے بعد عرب کی سرزمین پر ایک نبی پیدا ہوگا جو اپنے عہد کی مسخ شدہ تعلیم کے برعکس ایک ایسی تعلیم دے گا جسے سن کر سب اس کے خلاف ہو جائیں گے۔ لیکن اس کے باوجود ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے کہ وہ اپنے انہی مخالفین کے درمیان رہ کر اپنا مشن مکمل کرے گا۔

ابراہیم علیہ السلام کے سلسلہ نبوت کے دوسرے جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو یہ مژدہ سنایا تھا کہ میرے بعد ایک نبی مبعوث ہوگا اور اس کی بعثت عرب میں ہوگی بلکہ اس پہاڑ کے نام کا بھی تعین کر دیا گیا جس کی چوٹی پر کھڑے ہو کر آں حضرت ﷺ نے پہلی بار اپنی قوم کو مخاطب فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''خدا سینا سے نکلا سعیر سے چمکا اور فاران ہی کے پہاڑ سے جلوہ گر ہوا، دس ہزار قدسیوں کے ساتھ۔'' (استثناء باب ۳۳:۲)

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس وقت آں حضرت ﷺ فاتح مکہ کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو دس ہزار مقدس صحابہ آپ ﷺ کے جلو میں تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی صداقت کا اس سے بڑا ثبوت

اور کیا ہوگا کہ آپ ﷺ کی بعثت سے سینکڑوں سال قبل آپ ﷺ کے پیش رو نبی نے نہ صرف آپ ﷺ کی بعثت کے مقام کا تعین کردیا بلکہ یہ خبر بھی دے دی کہ فاران کی چوٹیوں پر نمودار ہونے والا نبی جلاوطنی کی زندگی گزار کر جب دوبارہ اپنے وطن جائے گا تو اس کے ساتھ دس ہزار ایسے افراد ہوں گے جو تاریخ میں اپنی تقدیس کی وجہ سے قدوسی کے نام سے پکارے جائیں گے۔ ان الفاظ میں رسول اکرم ﷺ کی صداقت کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کے مقدس صحابہ کی پاکیزگی کی بھی بشارت موجود ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشینوں میں حضرت داؤد علیہ السلام بڑے عالی مرتبت نبی گزرے ہیں۔ آپ نے بھی رسول اکرم ﷺ کے نزول کی خبر دی اور وحی الٰہی کے تحت اس شہر کا بھی تعین کردیا۔ جہاں حضور مبعوث ہونے والے تھے۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: ''مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں بستے ہیں وہ سدا تیری حمد کریں گے وہ بکہ سے گزرتے ہوئے ایک کنواں بناتے ہوئے۔'' (زبور باب ۸۴:۵،۶)

ایک معمولی فہم کا انسان بھی اندازہ کرسکتا ہے کہ ''بکہ'' مکہ کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ جسے حضرت داؤد علیہ السلام نے خدا کا گھر قرار دیا اور بشارت دی کہ اس سرزمین پر جو خانۂ خدا تعمیر کیا جائے گا وہاں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد ہوگی۔ چنانچہ جن لوگوں کو مکہ معظّمہ جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہ جانتے ہیں کہ روئے زمین پر خانہ کعبہ ہی وہ واحد جگہ ہے جہاں دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا جس میں طواف اور ذکر الٰہی نہ ہوتا ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے مقدس فرزند اور اپنے عہد کے عظیم حکمران حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی اپنے پیش رو انبیاء کی طرح اس مقدس نبی عربی کے نزول کی بشارت دی اور یہ بشارت اس لحاظ سے سب سے زیادہ واضح ہے کہ اس میں اشاروں یا کنایوں سے کام لینے کے بجائے صاف طور پر آں حضور ﷺ کا اسم گرامی بھی بتادیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں: ''خلو محمدیم زہ رودی زہ رعی'' (وہ ٹھیک محمد ﷺ ہیں وہ میرے محبوب ہیں میری جان۔'' (تسبیحات سلیمان پ ۵:۱۲)

آخر وہ کون تھا جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو سینکڑوں سال قبل نہ صرف آں حضور ﷺ کی بعثت کی بشارت دی بلکہ یہ بھی بتادیا کہ اس نبی کا نام محمد ﷺ ہوگا؟ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جس ذات اقدس نے آں حضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا اسی نے آپ ﷺ کی تصدیق کے اسباب بھی مہیا فرمادیئے۔ چنانچہ کسی مامور نے غیب سے خبر پاکر اعلان کیا کہ آنے والے نبی کا لقب رحمت ہوگا۔ کسی نبی نے بشارت دی کہ وہ فاران کے پہاڑوں پر جلوہ گر ہوگا اور دس ہزار صحابہ کے ساتھ دوبارہ اپنے وطن جائے گا۔ کسی نے اعلان کیا کہ وہ بکہ (مکہ) میں پیدا ہوگا اور اس کی وجہ سے اللہ کا گھر (کعبہ) ہمیشہ حمد الٰہی سے آباد رہے گا اور کسی نے صاف الفاظ میں اس کے نام محمد ﷺ کا اعلان کیا۔ یہی نہیں بلکہ اس کی زندگی میں پیش آنے والے عظیم الشان اور تاریخی واقعات کی نشان دہی بھی کردی۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے جانشین انبیاء میں سے

حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے اپنے صحیفے میں جو الہامی الفاظ فرمائے ہیں وہ صاف طور پر واقعۂ ہجرت کی نشان دہی کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ''بیابان عرب اور اس کی بستیاں قیدار بن اسماعیل کے آباد گاؤں اپنی آواز بلند کریں گے سلع کے باشندے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں سے للکاریں گے وہ خدا کا جلال ظاہر کریں گے۔'' (یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۴۲:۱۱)

جس شخص نے عرب کے جغرافیے کا سرسری نظر سے بھی مطالعہ کیا ہے وہ جانتا ہے کہ سلع ایک پہاڑ ہے جو مدینے سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جہاں اہل مدینہ نے آں حضرت ﷺ کا اس وقت استقبال کیا تھا، جب حضور ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینے میں داخل ہو رہے تھے اور مدینے کی چھوٹی چھوٹی بچیاں یہ گیت گا رہی تھیں: **طلع البدر علینا** (ہم پر چودھویں رات کا چاند طلوع ہوا ہے)

اسی گیت اور ہجرت کے واقعہ کی خبر حضور ﷺ کی بعثت سے سینکڑوں سال قبل آپ ﷺ کے ایک پیش رو نبی نے یہ کہہ کر دی کہ ''سلع کے باشندے گیت گائیں گے'' اور پھر دنیا نے دیکھا کہ سلع کے میدان میں اہل مدینہ اور ان کی بچیوں نے دف بجا بجا کر گیت گائے اور حضور ﷺ کو **اھلاً وسھلاً مرحبا** کہا۔

اللہ کے اس مقدس نبی حضرت یسعیاہ نے حضور کی نشانیاں بتاتے ہوئے ایک حیرت انگیز پیش گوئی کی جو نہایت عظیم الشان طریقے سے حضور ﷺ کی ذات اقدس میں پوری ہوئی۔ یعنی انہوں نے خداوند کی وحی کے تحت اعلان کیا کہ وہ ظاہری لحاظ سے پڑھا لکھا ہوگا مگر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھ، چنانچہ فرماتے ہیں: ''ان پڑھ کو کتاب دی گئی کہ اسے پڑھ وہ کہتا ہے کہ میں ان پڑھ ہوں، پڑھ نہیں سکتا۔'' (یسعیاہ باب ۲۹:۱۲)

اللہ کے ایک مقدس نبی کے ان الفاظ کے ساتھ قرآن حکیم کے یہ الفاظ بھی پڑھیے: ''**اقرأ باسم ربک الذی خلق** '' پڑھ اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا۔ اس کے ساتھ بخاری کے یہ الفاظ دیکھیے: ''جب فرشتے نے کہا کہ پڑھ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔''

کیا اس سے زیادہ صراحت کے ساتھ کسی نبی کی تصدیق ہوسکتی ہے کہ حضرت یسعیاہ کے اسی ارشاد میں حضور ﷺ کی امیت کا تذکرہ بھی موجود ہے اور غار حرا میں پہلی وحی کے نزول کا بھی؟ حضرت جبرائیل کے الفاظ کی نشان دہی بھی موجود ہے اور حضور ﷺ کے جواب کی صراحت بھی؟ کیا یہ واقعہ بعینہٖ پیش نہیں آیا؟

اب ہم سلسلہ موسوی کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف آتے ہیں کہ انہوں نے بھی اپنے سے پہلے انبیاء کی طرح حضرت خاتم النّبیین ﷺ کی بعثت کی بشارت دیتے ہوئے دو ایسے امور کی نشان دہی کی جن سے حضور ﷺ کی صداقت کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: 'میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں، پر تم برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ فارقلیط آئے گا تو سچائی کی راہیں بتا دے گا۔'' (یوحنا باب ۱۶:۱۲،۱۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے نبی کو فارقلیط کے نام سے یاد کیا ہے۔ انجیل کے فاضل علماء نے اس لفظ کا ترجمہ ''احمد'' کے لفظ سے کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہ صرف اس نبی کے اسم گرامی کی نشان دہی کی، بلکہ اس امر کا بھی اعلان کیا کہ ان کے بعد آنے والا جو تعلیم دے گا وہ کامل اور اس قدر جامع ہوگی کہ حق اور باطل ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے اور سچائی کی راہیں کھل جائیں گی۔ غور کیجئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور ﷺ کے علاوہ اور کون آیا۔ جس نے مکمل تعلیم پیش کی اور اس تعلیم نے سچائی کی راہیں کھول دیں؟ اس نے سچی راہیں اس لئے کھولیں کہ وہ خود سچ اور صدق تھا۔ وہ خود سچا اور صادق تھا۔ اسے اسی کی قوم نے دعویٰ نبوت سے قبل ہی امین اور صادق کے لقب سے یاد کیا۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے آں حضرت ﷺ کو تبلیغ عام کا حکم دیا تو آپ نے کوہ فاران پر کھڑے ہو کر اپنی قوم سے کہا: ''اے لوگو! اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن کا لشکر ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم مان لو گے؟'' لوگوں نے یک زبان ہو کر جواب دیا ''ہاں ہم مان لیں گے کیوں کہ ہم نے آپ ﷺ کو امین اور صادق پایا ہے۔''

یہ جواب قریش مکہ کا تھا مگر اس واقعے سے سینکڑوں سال پہلے بائیبل میں آپ ﷺ کو انہی القاب سے یاد کیا گیا ہے۔ چنانچہ یوحنا نبی فرماتے ہیں: ''پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور دیکھا کہ ایک نقرئی گھوڑا اور اس کا سوار امانت دار سچا کہلواتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا ہے، لڑتا ہے اور اب اس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند اور اس کے سر پر بہت سے تاج اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اس کے سوا کسی نے نہ جانا۔'' (مکاشفات یوحنا باب ۱۹:۱۱)

خود آں حضرت ﷺ کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے بشارت دی تھی کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں۔ چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ جب حضور ﷺ پر پہلی بار وحی نازل ہوئی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جو اپنے زمانے کے انجیل کے بہت بڑے عالم اور نہایت پارسا انسان تھے تو انہوں نے نزول وحی کا واقعہ سن کر بشارت دی کہ آپ ﷺ پر نازل ہونے والا فرشتہ وہی تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش میں اس وقت زندہ رہوں جب آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو مکہ سے جلاوطن کر دے گی۔

مذاہب عالم کی تاریخ دیکھ جائیے تو اس تاریخ میں رسول اللہ ﷺ کے سوا اور کوئی پاک نبی ایسا نہیں ملے گا جس کی بعثت کی اس تواتر سے زبان وحی والہام نے خبریں دی ہوں۔ یہ شرف صرف اور صرف نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہے۔ حضور ﷺ کی عظمت کا صرف یہی ایک پہلو آپ ﷺ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ طلب صادق سے آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی کا مطالعہ ومشاہدہ کیا جائے اور تعصب کی عینک اتار کر مختلف صحائف سماوی کو دیکھا جائے۔ (سیارہ ڈائجسٹ کا رسول نمبر ص ۸۷ تا ۹۲)

حضور نبی اکرم ﷺ کا عدل وانصاف

مولانا عطاء الرحمٰن رحیمی

عدل وانصاف ایک ایسا وصف ہے جس پر نظام عالم اور اس کی درستی موقوف ہے، خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے یہ وصف قرآن کریم میں ذکر کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کارخانہ عالم اور اس کا ٹھیک ٹھیک نظام اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف کے بل بوتے پر چل رہا ہے۔ لہٰذا حضور اکرم ﷺ میں بھی یہ وصف اپنے پورے کمال کے ساتھ موجود تھا۔ عدل وانصاف حکومت وسلطنت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، لیکن اس کا تعلق انسان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی اور زندگی کے ہر شعبہ سے نہایت قوی ہے۔ حضور ﷺ ان تمام چیزوں میں عدل وانصاف کے اس بلند ترین مرتبہ پر تھے کہ اس سے بلند کا تصور نہیں ہوسکتا۔

چنانچہ آپ ﷺ کی انفرادی زندگی اور اس کا ہر گوشہ عدل کا کامل نمونہ تھا۔ آپ بیک وقت نبی اور رسول بھی تھے۔ حاکم وبادشاہ بھی، قاضی ومنتظم بھی، شوہر بھی اور باپ بھی، دوست بھی تھے اور مصلح بھی، کامل انصاف کے ساتھ ان تمام گوشوں پر عمل کرنا حق یہ ہے کہ آپ کا ہی منصب تھا۔ عدل کا حاصل یہ ہے کہ اس طرح عمل کیا جائے جس سے کسی کی ادنیٰ سی حق تلفی نہ ہو۔ آپ ﷺ اس عدل پر انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عمل فرماتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ اپنے جسم اطہر کا بھی حق ادا فرماتے اور روح مقدس کا بھی، آرام کے وقت آرام اور کام کے وقت کام کرتے تھے، آپ کھاتے پیتے بھی تھے اور روزے بھی رکھتے تھے، سوتے بھی تھے اور جاگتے بھی۔ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ چند حضرات صحابہؓ نے حضور اکرم ﷺ کی عبادت وغیرہ کا حال دیکھا تو کہنے لگے کہ آپ ﷺ تو ہر گناہ اور عیب سے پاک ہونے کے باوجود ایسی عبادت کرتے ہیں ہم گناہ گاروں کو تو اور زیادہ عبادت کرنی چاہئے چنانچہ ان میں سے ایک صاحب نے یہ عہد کیا کہ وہ آئندہ بہت روزے رکھا کریں گے، دوسرے نے عہد کیا کہ وہ رات بھر نماز میں کھڑے رہ کر گزارا دیا کریں گے اور تیسرے نے عہد کیا کہ وہ عمر بھر نکاح نہ کریں گے تاکہ فراغت کے ساتھ عبادت میں ہر وقت مشغول رہیں۔ حضور اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے ایک عام خطاب کے ذریعے ان کی اصلاح فرمائی، پھر فرمایا کہ مجھے تو دیکھو میں روزہ رکھتا بھی ہوں، چھوڑتا بھی ہوں۔ سوتا بھی ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ زندگی میں اعتدال وتوازن برقرار رکھا جائے یہی اس کے ساتھ عدل وانصاف ہے۔

عدل وانصاف کا نازک پہلو وہ ہوتا ہے کہ خود اپنی ذات کے معاملہ میں راستی اور حق پرستی کے ساتھ

پر قائم رہے حضور اکرم ﷺ اس میں بھی سب سے ممتاز ہیں۔ آپ ﷺ سب سے پہلے اپنی ذات کے ساتھ عدل کا معاملہ فرماتے۔ حدیث میں ہے کہ ایک یہودی نے آپ ﷺ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا اور گستاخانہ رویہ اختیار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سزا دینے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت نہ دی۔

اسی طرح ایک بدو نے سختی کے ساتھ آپ سے قرض کا مطالبہ کیا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا کہ تو جانتا ہے تو کس سے اس طرح بات کر رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اس کو کچھ نہ کہو حق دار کو بولنے کا حق ہے۔ ایک گوشہ نشین کے لئے عدل وانصاف سے کام لینا آسان ہوتا ہے لیکن جس کا تعلق اہل وعیال، خاندان، دوست احباب اور مختلف مزاج کے بے شمار لوگوں سے ہو تو اس حالت میں عدل وانصاف پر پورا اترنا نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اس میدان میں بھی سب سے آگے تھے، آپ اپنی بے انتہا تبلیغی اور اصلاحی مشغولیتوں کے باوجود اہل وعیال وغیرہ کے معاملہ میں پورا عدل فرماتے۔ کیا مجال کہ یہ جھکاؤ کسی ایک طرف آپ سے ظاہر ہوا ہو۔ ایک مرتبہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے، آپ کی کسی دوسری زوجہ محترمہ نے ایک پیالہ میں کھانے کی کوئی چیز آپ کو بھیجی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غیرت کے مارے اس پیالہ پر ہاتھ مارا۔ جس سے وہ گر کر ٹوٹ گیا تو آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے ایک پیالہ ان کے یہاں بھجوایا۔

اسی طرح عدل وانصاف کے معاملے میں نہ رشتہ داری آڑے آتی تھی نہ دوستی۔ ایک دفعہ قریش کی کسی عورت نے چوری کرلی اور وہ چوری ثابت بھی ہوگئی۔ قریش کی عزت کی وجہ سے بعض لوگ چاہتے تھے، چور سزا سے بچ جائے اور کسی طرح یہ معاملہ دب جائے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ جو حضور ﷺ کے خاص محبوب تھے۔ ان سے لوگوں نے کہا کہ آپ اس معاملہ میں حضور ﷺ سے سفارش کر دیجئے کہ اس کو معاف فرما دیں۔ انہوں نے حضور ﷺ سے معاف کرنے کی سفارش کی۔ آپ ﷺ اس پر غضب ناک ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قانون حد میں سفارش کرتے ہو؟ بنی اسرائیل اسی کی بدولت تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر قانون نافذ کرتے تھے اور بڑے لوگوں سے درگزر کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ قانون خداوندی کی زد میں (خدا نہ کرے) اگر میری جگر گوشہ فاطمہؓ بھی آجائے گی تو میں اس پر وہ قانون جاری کردوں گا۔ اسی عدل وانصاف کا یہ اثر تھا کہ مسلمان تو ایک طرف یہودی بھی جو آپ کے جانی دشمن تھے اپنے مقدمات آپ ہی کی بارگاہ عدالت میں لاتے، آپ ﷺ انصاف کے ساتھ فیصلہ فرماتے اور وہ خوشی خوشی واپس جاتے۔

آپ ﷺ نے اسی عدل وانصاف پر حکومت وسلطنت کی بنیاد رکھی جو اس قدر مضبوط اور مستحکم تھی کہ ایک ہزار سال تک نہ کوئی زلزلہ اس کو ہلا سکا، نہ کسی طوفان سے اس میں رخنہ پیدا ہوا، اگر عدل وانصاف کا معیار قائم رہتا تو رہتی دنیا تک ایسی حکومت کو کوئی مٹا نہیں سکتا تھا۔

خصائص نبوی ﷺ

مولانا شاہد ندیم

حضور اکرم ﷺ کی پاک خصلتیں دعا کے بارے میں

۲۱۴...... حضور اکرم ﷺ اکثر دعائیں سبحان ربی الاعلیٰ الوہّاب کے الفاظ سے شروع کرتے۔

۲۱۵...... آپ ﷺ دعا میں سجع بندی وقافیہ بندی سے کام نہیں لیتے تھے اور نہ اس کو اچھا جانتے۔

۲۱۶...... دعا کے شروع وآخر میں اور کبھی بیچ میں اکثر ان الفاظ کا اضافہ فرماتے ’’ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الأخرة حسنة وقنا عذاب النار‘‘

۲۱۷...... جب حضور اکرم ﷺ کو کسی امر میں بہت زیادہ پریشانی لاحق ہوتی تو چادر بچھا دیتے، کھڑے ہو جاتے اور دعا کے لئے اپنے ہاتھ اتنے لمبے کر دیتے کہ آپ ﷺ کی بغل کی سفیدی تک دکھائی دیتی۔

۲۱۸...... آپ ﷺ جب اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا مانگتے تو دعا میں اپنے ہاتھوں کی اندر کی ہتھیلیاں اپنے چہرے کی طرف رکھتے اور جب کسی مصیبت سے پناہ مانگتے تو ہتھیلیوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف رکھتے۔

۲۱۹...... جب آپ ﷺ دعا ختم کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لیا کرتے۔

۲۲۰...... دعا واستغفار کے الفاظ تین تین مرتبہ دہراتے۔

۲۲۱...... حضور اکرم ﷺ نماز استسقاء میں دعا کے وقت آسمان کی طرف اس طرح ہاتھ اٹھاتے کہ ہاتھوں کی اندر کی ہتھیلیاں زمین کی جانب ہوتیں اور پشت ہتھیلیوں کی آسمان کی طرف۔

حضور اکرم ﷺ کے پاک خصائل وعظ وتقریر میں

۲۲۲...... حضور اکرم ﷺ مسجد میں وعظ فرماتے تو عصائے مبارک پر ٹیک لگا کر قیام فرماتے اور اگر میدان جہاد میں نصیحت فرماتے تو کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے۔

۲۲۳...... وعظ کہتے وقت جسم مبارک دائیں بائیں جانب جھومتا، مثالوں پر ہاتھوں کو حسب منشاء حرکت دیتے، بعض وقت ہاتھوں کے پٹھوں کی آواز سنائی دیتی۔

۲۲۴...... آپ ﷺ وعظ منبر پر بھی کہتے اور سواری پر بھی۔

۲۲۵...... وعظ وتلقین کے خصوصی اور مختصر جلسے تو تقریباً ہر نماز وخاص طور سے نماز صبح کے بعد تو منعقد ہوا ہی کرتے مگر افادہ عام کی غرض سے ایک عام جلسہ بھی کبھی کبھی طلب فرما لیا کرتے تھے۔

۲۲۶...... دوران وعظ میں جس امر پر نہایت زور دینا ہوتا تو اس پر ان الفاظ سے قسم کھاتے والذی نفسی بیدہ یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا مزاح

۲۲۷...... ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر سواری کے لئے درخواست کی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا، وہ شخص حیران ہوا کیوں کہ اونٹنی کا بچہ سواری کا کام کب دے سکتا ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے کیا، جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو؟

۲۲۸...... ایک مرتبہ ایک بڑھیا خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ: یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت نصیب کرے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائے گی۔ یہ فرما کہ آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور بڑھیا نے رونا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوکر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب سے آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہ جائیں گی۔ یہ بڑھیا تو اس وقت سے رو رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جوان ہوکر جنت میں جائیں گی۔

۲۲۹...... حضور اکرم ﷺ کے ایک دیہاتی دوست تھے ان کا نام تھا زاہر، وہ اکثر بیشتر آپ ﷺ کے لئے دیہات کے ہدیہ لایا کرتے تھے (مثلاً گھی، مکھن) آپ ﷺ بھی ان کو ہدیہ دیا کرتے تھے۔ ایک روز بازار میں وہ کوئی چیز بیچ رہے تھے۔ اتفاق سے حضور اکرم ﷺ ادھر سے آنکلے ان پر نظر پڑی تو بطور خوش طبعی چپکے سے پیچھے سے جاکر ان کی آنکھوں پر ہاتھ مبارک رکھ لئے اور بطور ظرافت آواز لگائی کہ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ زاہر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کون ہو؟ جب احساس ہوا کہ سرور کائنات، محبوب دو جہاں ﷺ ہیں تو اپنی کمر کو آپ علیہ السلام کے سینے مبارک سے ملانے لگے تاکہ برکت حاصل کریں۔ پھر فرمانے لگے کہ یا رسول اللہ میں کالا، مجھے کون خریدے گا؟ جو خریدے گا نقصان اٹھائے گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہ نہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تیری بڑی قیمت ہے۔

تین روزہ ختم نبوت کورس ساہیوال

۳۰؍اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۳ء کو عالمی مجلس ختم نبوت کے زیر اہتمام چک نمبر ایل ۸۹/۶۱ میں کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد سلمان، مولانا محمد طاہر ساہیول، مولانا مفتی راشد مدنی نے اسباق پڑھائے۔

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

آخری قسط ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

ضد اور ہٹ دھرمی کا یہی عالم ہے تو سمجھ لیجئے کہ یہ میرا آخری خط ہے، میں اس کے بعد آپ سے خط وکتابت نہیں کرنا چاہتا، اور اب بھی آئندہ مجھے کوئی خط نہ لکھیں، اور اگر روداد مناظرہ طبع کرائیں تو آپ کا اخلاقی فرض ہوگا کہ ان دو باتوں کا لحاظ کریں۔

(۱): آپ نے لکھا کہ پہلی بات یہ کہ جب آپ نے ''کتبِ مقدسہ'' میں ''نسخ'' تسلیم کرلیا ہے تو یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ لکھئے: ہم نے اہلِ اسلام کی اصطلاح کے مطابق ''نسخ'' کو تسلیم کیا ہے، جیسا کہ مناظرہ میں آپ نے اس کا اقرار کیا ہے، (۲): دوسری بات یہ کہ ہمارے اور آپ کے درمیان جو خط وکتابت ہوئی ہے اگر اس کی اشاعت بھی منظور ہے تو آپ اپنے خطوط کے ساتھ میرے تمام خطوط کو بھی ترتیب سے شائع کریں، چاہے وہ تقریری مناظرہ سے قبل کے ہوں یا بعد کے، تاکہ ناظرین سمجھ جائیں کہ غالب کون ہے؟ اور مغلوب کون؟ کون شخص اصولِ مناظرہ کے مطابق مباحثہ کرتا تھا اور کون شخص اس کے خلاف ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لیتا تھا۔ (۳): ''پادری فنڈر'' نے اپنے خط میں ایک غلط بیانی سے کام لیا تھا اور اپنی ہی بات میں تحریف کرکے بیان کیا تھا، جس کا مفہوم بدل جاتا تھا۔ آپ نے اس پر بھی گرفت کی، آپ نے لکھا کہ:

آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ میں نے ''میزان الحق'' میں لکھا ہے کہ: ''قرآن اور مفسرین دعویٰ کرتے ہیں کہ نزولِ قرآن کے بعد انجیل منسوخ ہوگئی''۔ آپ نے یہاں بھی جان بوجھ کر تحریف کردی اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ آپ نے اپنی کتاب ''میزان الحق (اردو، مطبوعہ ۱۸۵۰ء ص: ۱۷)'' پر اس طرح لکھا ہے کہ ''قرآن اور مفسرین اس باب میں دعویٰ کرتے ہیں کہ جیسے تورات، زبور کے نزول سے منسوخ ہوگئی اور زبور، انجیل کے نزول سے منسوخ ہوگئی، اسی طرح انجیل، قرآن پاک کے نزول سے منسوخ ہوگئی ہے'' پھر آپ نے اسی نسخہ کے ص ۲۴ پر لکھا ہے کہ کسی مسلمان کے پاس اس دعویٰ کی کوئی اصل اور حقیقت نہیں کہ زبور تورات کی ناسخ ہے، اور انجیل تورات وزبور دونوں کی ناسخ ہے، میں نے ان دونوں عبارتوں کے سلسلہ میں لکھا تھا کہ دونوں جگہ آپ نے جو لکھا ہے وہ غلط ہے، قرآن میں کسی جگہ یہ نہیں لکھا ہوا ہے اور بلکہ تفسیروں اور دوسری کتابوں میں اس کے برعکس کہا گیا ہے، اس سلسلہ میں میں نے ''تفسیر عزیزی'' اور ''تفسیر حسینی'' کی عبارتیں پڑھ کر سنائی تھیں، آپ کی تحریر میں کھلی ہوئی اور فاحش غلطی یہ ہے کہ آپ نے کہا: کہ زبور

ناسخ ہے تورات کی، اور زبور سے انجیل منسوخ ہوگئی، یہ قرآن اور تفسیروں پر صریح بہتان اور اتّہام ہے۔

مناظرہ میں شکست کی جھنجھلاہٹ میں ’’پادری فنڈر‘‘ نے جیسے طے کر رکھا تھا کہ ہر بات کو توڑ مروڑ کر کچھ کا کچھ بنادے، لیکن ’’مولانا کیرانویؒ‘‘ کی باریک بینی کی وجہ سے اس کی کوئی ایک بنائی بھی نہیں بنتی تھی، ہر جگہ آپ نے اس کے جھوٹ کو کھول کر رکھ دیا، غیرت مند شخص کے لئے یہ بڑی اہم بات ہے، مگر شرط ہے کہ غیرت ہو، اس کے بعد ’’پادری فنڈر‘‘ نے ایک اور غیر متعلق سوال کر کے اس کے جواب کا مطالبہ کیا تھا، جس کا جواب اس کی نگاہ میں بہت نازک تھا، کیونکہ مسلمان بھی ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کو پیغمبر مانتے ہیں اس لئے اس سے دانستہ طور پر سوال کیا کہ:

آپ نے لکھا کہ دو باتوں میں ایک کا ثابت کرنا ضروری ہے، بتایئے! کہ قولِ مسیح معتبر ہے یا نہیں؟ تو سنئے! کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے تو اس کا انکار انتہائی قبیح ہے، لیکن اس کا ثابت کرنا انتہائی دشوار ہے اور آپ لوگوں کے بس سے باہر ہے کہ دلائل سے کسی قول کو قولِ مسیح ثابت کر دیں، آپ میری باتوں کا جواب دیں کہ جب ہمارا مناظرہ ’’عہدِ قدیم‘‘ اور ’’عہدِ جدید‘‘ دونوں پر تھا تو آپ نے ان دونوں کے تحریف سے محفوظ ہونے کی کیوں دلیل نہیں دی، اور کیوں نہیں دلائل سے ثابت کیا کہ یہ دونوں ہر طرح کی تحریف سے محفوظ ہیں، اور کیوں نہیں ثابت کیا کہ یہ ہو بہو وہی تورات ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، اور یہ انجیل ہو بہو وہی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، اس کی سند متصل آپ بیان کرتے، یہ سب کچھ تو آپ نے کیا نہیں اور الٹے انہیں مشکوک و مشتبہ کتابوں کی آیتیں پڑھ پڑھ کر ہمارے خلاف حجت بنانے کی کوشش کرتے ہیں، جب کتاب خود ہی مشتبہ اور مشکوک ہے تو اس کو کسی دلیل میں کیسے پیش کیا جاسکتا ہے، اگر بالفرض مان لیا جائے کہ یہ قولِ مسیح ہے تو اس سے زیادہ سے زیادہ بس اتنا ہی ثابت ہوسکتا ہے کہ: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کے زمانے تک اس میں تحریف نہیں ہوئی لیکن اس کے بعد کے زمانہ میں تحریف سے انکار نہیں ہے اور یہی حقیقت بھی ہے۔ ’’ہنری‘‘ اور ’’اسکاٹ‘‘ کی تفسیر جلد اول میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ’’آگسٹائن‘‘ ہمیشہ یہودیوں پر الزام لگاتا تھا کہ انہوں نے تحریف کی ہے، اسی وجہ سے ہمارے یہاں وہ معتبر نہیں ہے، کیونکہ وہ دینِ مسیحی کے سخت دشمن ہیں، عام قدیم مسیحی علماء کی یہی رائے ہے، ہر ایک یہی کہتا تھا کہ یہودیوں نے یہ تحریف ۱۳۰ھ میں کی ہے، ’’آگسٹائن‘‘ اور جمہور علماء متقدمین کی اس رائے کے مطابق یہ تحریف دوسری صدی عیسوی میں ہوئی ہے، جس طرح بہت سے مقامات پر تحریف کی نشاندہی ہو چکی ہے اسی طرح دوسرے مقامات پر بھی ممکن ہے کہ تحریف ہوئی ہو جس کا اب تک سراغ نہ لگا ہو، ایسی صورت حال میں شہادتِ مسیح سے آپ کا مدعا کیسے ثابت ہوسکتا ہے؟ چونکہ آپ نے مباحثہ و مناظرہ کو

مختلف بہانوں سے کام لے کرٹال دیا ہے اس لئے دوسرے اقوال کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔''

رحمت اللہ کیرانوی ...... یوم الاحد......۲۴رجب ۱۲۷۰ھ مطابق ۲۳راپریل ۱۸۵۴ء

تمّت ھٰذہ المباحثة التحريرية و الحمد لله اولاً و اٰخراً

خاتمہ......اہم شہادات

''مولانا سید عبداللہؒ'' فرماتے ہیں کہ بندہ چونکہ مباحثہ مذکورہ ومحررہ کے دونوں جلسوں میں بنفسِ نفیس حاضر وشریک تھا اور فریقین کی تقاریر کو بذاتِ خود اپنے کانوں سے سن چکا تھا لیکن ''پادری فنڈر'' نے فی الفور اسی وقت جانبین کے کلام کو طبع کر کے شائع کر دیا، اور باوجود اپنے علم وفہم کے جان بوجھ کر بہت ساری باتوں کو حذف وساقط کر دیا، اور اکثر اقوال کے جوابات میں تحریف سے کام لیا۔ جبکہ بندۂ عاجز نے بھی جانبین کے کلام کو ''رسالہ'' کی شکل میں ضبط کر لیا تھا، اس لئے ''رسالہ ہذا'' کو حاضرین وشرکاءِ جلسہ کی خدمت میں اس امید پر ارسال کر کے ان سے ''شہادتیں'' طلب کیں کہ اگر ''مباحثہ ومناظرہ'' واقع کے مطابق ہے تو اپنی ''شہاداتِ عالیہ'' سے اس کی ''تزیین وتحسین'' فرمادیں! جو ''ولا تكتموا الشهادة و من يكتمها فانه اٰثم قلبه'' کے تحت ایک قسم کی خدمتِ دینِ قویم ہے۔ چنانچہ بندہ کی التماس پر اہم شخصیات نے ''رسالہ ہذا'' پر اپنی ''شہاداتِ عالیہ'' ثبت فرمادیں! جو درج ذیل ہیں!

<u>مولانا محمد امیر اللہ کی شہادت</u>: ''مباحثہ ومناظرہ'' کی جو کیفیت اس رسالہ میں تحریر کی گئی ہے وہ بلا شبہ صحیح اور بالیقین سچی ہے۔ (محمد امیر اللہ وکیل راجہ بنارس)

<u>مولانا فیض احمد کی شہادت</u>: یہ ''مباحثہ'' میرے سامنے ہوا جو تمام تر کیفیت کے ساتھ بالکل صحیح ہے۔ (فیض احمد قادری)

<u>مولانا محمد سراج الحق کی شہادت</u>: ''مباحثہ'' کی جو کیفیت رسالہ ہذا میں مذکور ہے بالکل حق وسچ ہے، یہ سب کچھ میری موجودگی میں پیش آیا ہے۔ (محمد سراج الحق بن مولانا فیض احمد)

<u>قاضی القضاۃ محمد اسد اللہ کی شہادت</u>: بندہ دوسرے دن کے جلسہ میں موجود تھا اس دن کی تقریر کی جو مقدار رسالہ ہذا میں ضبط کی گئی ہے وہ بالکل اضبط واصح ہے۔ (محمد اسد اللہ قاضی القضاۃ اکبرآباد)

<u>مفتی محمد ریاض الدین کی شہادت</u>: میں دو دنوں کے دونوں جلسوں میں موجود تھا، مذکورہ مکمل تقریر میرے سامنے ہوئی ہے جسے کامل احتیاط کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے۔ (مفتی محمد ریاض الدین)

<u>جناب محمد امجد علی کی شہادت</u>: میں دوسرے دن کے جلسہ میں حاضر تھا، اس یوم کی تقریر بڑی صحت کے ساتھ ضبط شدہ ہے۔ (محمد امجد علی، وکیل انگریزی حکومت)

جناب سید حافظ ولی حسن کی شہادت: میں دونوں جلسوں میں حاضر تھا، ضبط شدہ مکمل تقریر بالکل صحیح اور واقع کے مطابق ہے۔ (سید حافظ ولی حسن)

جناب حافظ سید خدا بخش کی شہادت: میں دونوں جلسوں میں حاضر تھا، مذکورہ تقریر تمام تر صحیح اور واقع کے مطابق ہے۔ (حافظ خدا بخش)

جناب امام دین کی شہادت: یہ بیان جو ضبط تحریر میں لایا گیا ہے بندہ کی موجودگی میں ہوا ہے، اور واقع کے مطابق ہے، شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ (امام الدین)

مولانا محمد قمر الاسلام کی شہادت: مناظرہ کے دونوں دنوں میں میں حاضر تھا، تقریر مذکورہ تمام کی تمام صحیح بلاریب ہے۔ (محمد قمر الاسلام، امام جامع مسجد اکبر آباد)

مولانا محمد جعفر بخش قادری کی شہادت: میں دونوں مباحثوں میں شریک تھا، بڑی صحت کے ساتھ تقریرِ مباحثہ ضبط کی گئی ہے۔ (محمد جعفر بخش قادری)

جناب خادم علی کی شہادت: تحریر وعبارت ہٰذا بالکل واقع کے مطابق ہے اور میں دونوں جلسوں میں حاضر وموجود تھا۔ (خادم علی، مہتمم مطلع الاخبار)

جناب محمد قمر الدین کی شہادت: دوسرے دن کی نصف تقریر میں نے سنی ہے جسے بعینہٖ تحریر کردیا گیا ہے۔ بالکل واقع کے مطابق ہے، اس میں ذرا برابر تفاوت نہیں۔ (محمد قمر الدین، مہتمم اسعد الاخبار)

جناب محمد عبدالشہید کی شہادت: دونوں جلسوں میں میں نے جو تقریر سماعت کی ہے، بعینہٖ اسے ان اوراق میں مکتوب دیکھا ہے۔ (محمد عبدالشہید کولوی)

جناب سید حافظ افضل حسین کی شہادت: جناب سید حافظ افضل حسین کی شہادت: یہ بندۂ عاجز دونوں جلسوں میں حاضر وموجود تھا، جو تقریر رسالہ ہٰذا میں منقول ہے بلا کمی وزیادتی واقع کے مطابق درج شدہ ہے۔ (السید الحافظ افضل حسین)

سالانہ تحفظ ختم نبوت پروگرام ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ستمبر یوم ختم نبوت کے حوالہ سے آٹھواں سالانہ پروگرام ۴ستمبر ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد اللہ اکبر گلبرگ کالونی معصوم شاہ روڈ ملتان میں مولانا قاری منیر احمد جالندھری کی زیر صدارت منعقد ہوا، نگرانی مولانا محمد رمضان نے کی۔ نعتیہ کلام مولانا محمد سعد جالندھری نے پیش کیا، مولانا مفتی محمد عبدالحکیم جامعہ خیر المدارس ملتان اور مولانا محمد وسیم اسلم کے خطابات ہوئے۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

کلمة حق ارید بھا الباطل: آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مدنیؒ سے بیعت تھیں اور انہی کی خواہش پر اسکول سے نکال کر حضرت مدنیؒ آپ (ڈاکٹر عبدالمالک مغیثی) کو دیوبند لے گئے تھے، جہاں آپ کی تعلیم مکمل ہوئی تھی، لڑکپن میں حضرت مدنیؒ سے آپ کی بے تکلفی کے کچھ قصے بھی بیان کئے جاتے ہیں، مثلاً دارالعلوم میں قرأت کے ایک موقر استاد تھے قاری احمد میاں جو بڑی بلند و بالا آواز میں قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے، ان کی یہ آواز دور دور تک سنائی دیتی تھی جو شریر طلبہ ان کی نقلیں اتارا کرتے تھے، ان میں سے ایک (ڈاکٹر) مغیثی صاحب بھی تھے، ایک دن قاری صاحب نے انہیں دیکھ لیا اور حضرت مدنیؒ سے شکایت کی اور ان تمام طلبہ کے اخراج پر بضد ہوگئے، جب یہ سبھی طلبہ حضرت مدنیؒ کے سامنے پیش ہوئے تو مغیثی صاحب نے حضرت مدنی سے فرمایا کہ ہم نے بزرگوں سے سنا ہے کہ علوم دینیہ اور خاص طور پر علم قرأت سیکھنے کے لئے استاد جیسا پڑھتا ہے ویسا ہی پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے، زیر و زبر میں استاد کی اتباع کرنی چاہئے، حتیٰ کہ لباس اور وضع قطع بھی استاد جیسی ہی کرنی چاہئے۔ اب ہم ان چیزوں میں استاد کی نقل نہیں کریں گے تو کیسے سیکھیں گے تو حضرت مدنی ہنس پڑے اور فرمایا کہ کلمة حق ارید بھا الباطل اور طلبہ کو تنبیہ کر کے چھوڑ دیا۔ (نقوش پا کی تلاش میں از مولانا عبدالمتین منیری ص ٦١)

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ: کہا جاتا ہے کہ مولانا عبدالرحیم رائے پوری کی رحلت کے بعد آپ کے بھانجے مولانا اشفاق نے آپ (مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ) سے کہا کہ یہ وراثت اور ملکیت کا ہمارا خاندانی معاملہ ہے۔ لہٰذا خانقاہ کے مالک ہم ہیں، آپ نہیں ہوسکتے، تم یہاں سے چلے جاؤ تو مولانا (شاہ عبدالقادرؒ) رائے پوری خاموش رہ گئے اور خانقاہ سے قریب ہی ایک درخت کے نیچے اپنا ٹھکانہ بنادیا۔ گاؤں کا ایک آدمی روزانہ ایک روٹی آپ کو دے جاتا، جس پر آپ گزرا کرتے۔ اسی طرح اٹھارہ سال گزر گئے۔ طویل عرصہ بعد مولانا اشفاق نے آپ سے دریافت کیا کہ تم (شاہ عبدالقادر) گئے نہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ ایک کتا بھوکا بھی رہے تو اپنے مالک کی چوکھٹ کو نہیں چھوڑتا، میں تو انسان ہوں، اپنے پیر و مرشد کی جگہ کو کیسے چھوڑ دوں؟ اس وقت مولانا اشفاق اپنی چارپائی سے اٹھ کر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ میں اس کا حق دار نہیں ہوں، تم ہی اس کے حق دار ہو۔ مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ نے اس

کے بعد پوری زندگی یہی گزار دی۔ تقسیم ہند کے بعد بھی یہیں رہے، جب کہ آپ کے جملہ اعزہ واقربا پاکستان میں تھے۔ ۱۹۶۰ء میں اپنے بھائی اور اس وقت کے وزیر اوقاف عبدالحمید کے اصرار پر ان سے ملنے پاکستان گئے، جب جا رہے تھے تو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ اور دوسرے اکابر موجود تھے، اس وقت آپ نے فرمایا کہ جس شیخ ومرشد کی چوکھٹ پر زندگی گزری ہے، تمنا ہے کہ میری قبر بھی انہیں کے ساتھ ہو۔ انتقال کی صورت میں ان کی میت رائے پور لائی جائے۔ لیکن انسان کی سبھی خواہشات کہاں پوری ہوتی ہیں۔ آپ کا پاکستان ہی میں انتقال ہوگیا اور وہیں (ڈھڈیاں ضلع سرگودھا میں) تدفین ہوئی۔ (نقوش پا ص۶۳)

<u>انڈیا بھٹکل میں عدالتی سطح پر قادیانیوں کے کفر کا فیصلہ</u>: ''بھٹکل کے عبدالقادر حافظ مرحوم جن کے نام پر اس اسٹریٹ کا نام رکھا گیا ہے، منیری صاحب کے آئیڈیل تھے۔ ۱۹۷۲ء کا ممبئی کا وہ مشہور اجلاس جس کے بطن سے ''آل انڈیا مسلم پرسنل بورڈ'' کی تشکیل ہوئی تھی اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ اس کے اوّلین صدر منتخب ہوئے تھے، حافظ صاحب اس اجلاس کے کنوینر تھے۔

بھٹکل کی شخصیات میں حضرت حکیم الاسلامؒ سے والہانہ تعلق میں جناب محمد اسماعیل کو بٹے مرحوم کو یک گونہ سبقت حاصل رہی ہے۔ کرناٹک کے شہر ہبلی میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد آباد ہے، یہاں پر دینی تعلیم وتربیت کے نظام کی غرض سے آپ نے ۱۹۵۱ء میں انجمن درس قرآن کے نام سے ایک دینی تعلیمی ادارہ قائم کیا اور حضرت حکیم الاسلامؒ سے گزارش کی کہ اس کے لئے دارالعلوم سے ایک عالم دین بھیجیں جو یہاں کی دینی ضروریات پوری کر سکے اور تعلیمی وتبلیغی کاموں کو سنبھال سکے۔ آپ نے ۱۹۵۲ء میں آپ کو ہبلی کے ساتھ بھٹکل آنے کی دعوت تھی۔ اس سفر میں حضرت حکیم الاسلام اپنے ساتھ مولانا ریاض احمد فیض آبادی کو بھی لائے جو کہ مبلغ دارالعلوم مولانا ارشاد احمدؒ کے برادر خورد تھے۔ اس زمانے میں ہبلی کے مسلم قبرستان میں قادیانیوں کی تدفین کا قضیہ رونما ہوا، جس نے مولانا ریاض احمد کو یہاں پر ابھرنے کا موقعہ دیا۔ بات کورٹ تک پہنچی اور فیصلہ قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے پر منتج ہوا۔'' (نقوش پا کی تلاش میں ص۶۶)

ختم نبوت سیمینار کوٹ ادو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت سیمینار ۸ ستمبر ۲۰۲۳ء کو بعد از نماز عشاء پرانا تبلیغی مرکز میں سیمینار منعقد ہوا، نقابت مولانا محمد عارف نے کی۔ قاری محمد ریاض نے تلاوت کلام پاک کی، ہدیہ نعت محمد ذیشان اور محمد عاصم نے پیش کیا۔ مولانا محمد اشفاق قاسمی، مولانا محمد اصغر، مولانا عبیدالرحمٰن، محمد ارشد صدیقی ایڈووکیٹ، مفتی زین العابدین، مفتی محمد عارف، مفتی محمد ادریس، مفتی محمد عبداللہ، مولانا محمد نعیم اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجویؒ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

ولی کامل، ہزاروں علماء وصلحاء کے پیرومرشد، جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجوی نوراللہ مرقدہ اس دنیا فانی میں ۸۰ سال گزارنے کے بعد ۱۱ صفر ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۲۰۲۳ء داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے عالم بقا کی طرف روانہ ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

صوبہ سندھ میں بسنے والا ہر باشعور اور متدین آدمی جانتا ہے کہ سندھ کی قدیم خانقاہوں میں سے خانقاہ ہالیجی شریف کو بلند پایہ مقام اور مرتبہ حاصل ہے، جس کے پہلے جانشین مجاہد صفت عالم دین حضرت مولانا تاج محمود امروٹی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز قطب زمانہ حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی نوراللہ مرقدہ تھے، اس کے بعد ان کے بیٹے سائیں مولانا محمود اسعدؒ تھے، اور ان کے بعد مولانا عبدالصمد ہالیجویؒ تھے۔

آپ زہد وتقویٰ کے پیکر، سادہ مزاج، سادہ بود و باش کے حامل تھے، اپنی پیرانہ سالی اور کئی عوارض کے باوجود آپ نے سندھی میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا جو ابھی طباعت کے مراحل طے کررہا ہے، ان شاءاللہ! یہ ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنے گا۔ آپ سندھ اور بلوچستان کے کئی مدارس کے سرپرست بھی تھے۔

آپ اپریل ۱۹۴۳ء میں ہالیجی شریف میں حضرت سائیں محمود اسعد ہالیجوی کے گھر پیدا ہوئے تھے، آپ کا نام آپ کے دادا، جنگ آزادی ہند کے عظیم مجاہد، پیرومرشد، ولی کامل حضرت مولانا سائیں حماد اللہ ہالیجویؒ نے ''عبدالصمد'' تجویز کیا تھا۔ آپ انڈھڑ قوم سے تعلق رکھتے تھے، آپ کے آباء واجداد راجستھان انڈیا سے بہاول پور ہجرت کرکے آئے اور پھر وہاں سے پنوعاقل میں آباد ہوئے، آپ نے جب آنکھ کھولی تو آپ کے اردگرد تصوف کا ہی روحانی اور نورانی ماحول تھا، جس میں آپ پلے بڑھے اور ایک وقت آیا کہ آپ خانقاہ کے سجادہ نشین ہوئے اور آپ نے ایک کثیر مخلوق کو اپنے انوارات سے واصل باللہ کیا۔

ناظرہ قرآن مجید اور درسِ نظامی کی ابتدائی کتب اپنے والد ماجدؒ سے پڑھی تھیں، اور اس کے بعد خانقاہ ہالیجی شریف ہی میں مولانا عبدالمجید نجارؒ، مولانا محمد صدیق ہنجراہؒ سے پڑھنے کے بعد رحیم یارخان کا سفر اختیار فرمایا تھا اور مولانا عبدالغنی جاجروی رحیم یارخان سے شرف تلمذ حاصل کیا تھا۔ حضرت مولانا عبدالکریم بیر شریف قمبر شہدادکوٹ سابق مرکزی امیر جمعیت علماء اسلام کی شاگردی کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا تھا۔

جامعۃ مدینۃ العلوم حمادیہ پنوعاقل میں دو سال پڑھنے کے بعد آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ لیا تھا، وہاں ۱۹۶۸ء میں شیخ المعقول والمنقول حضرت مولانا رسول خان ہزارویؒ اور شیخ الحدیث والادب حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سے دورہ حدیث کی تکمیل فرمائی تھی۔ دورۂ حدیث کی تکمیل کے بعد آپ نے تین سال تک جامعہ مدینۃ العلوم حمادیہ پنوعاقل میں پڑھایا اور پھر خانقاہ ہالیجی شریف تشریف فرما ہوکر تدریس کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۳ء تک صحیح بخاری شریف پڑھاتے رہے۔ اپریل ۱۹۸۰ء میں والد گرامی حضرت مولانا سائیں محمود اسعد ہالیجویؒ کی وفات کے بعد خانقاہ اور مدرسہ کی ساری ذمہ داری آپ نے تاحیات احسن طریقہ سے نبھائی۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان سے تعلق اور وابستگی آپ کو ورثہ میں ملی تھی، آپ کے دادا مرحوم حضرت مولانا سائیں حماد اللہ ہالیجویؒ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے بانی رہنماؤں میں تھے، جبکہ آپ کے والد محترم جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سکھر ڈویژن کے امیر تھے۔ آپ نے بھی مریدین ومتوسلین کی اصلاح اور درس وتدریس کے ساتھ ساتھ میدانِ سیاست میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء اور تحریک بحالی جمہوریت ۱۹۸۳ء میں آپ پیش پیش رہے تھے۔ ۱۹۸۲ء میں آپ کو جمعیت علماء اسلام پاکستان کی مرکزی شوریٰ کا رکن مقرر کیا گیا تھا۔ ۱۹۸۵ء میں ضلعی امیر اور ۱۹۹۰ء سے تاوفات مسلسل صوبائی امیر تھے۔ ۱۹۸۸ء اور ۱۹۹۰ء کے عام انتخابات میں پنوعاقل سے قومی اسمبلی کے امیدوار تھے، جب کہ ۱۹۹۳ء کے الیکشن میں سکھر کی سیٹ پر الیکشن لڑا تھا۔

راقم الحروف کو ویسے تو کئی بار حضرت کی زیارت نصیب ہوئی، لیکن ایک بار سکھر میں ایک کانفرنس کے موقع پر حضرت سے تفصیلی ملاقات ہوئی اور فرمایا کہ میں آپ کے اداریئے اور مضامین پڑھتا رہتا ہوں، جس سے دل کو بہت خوشی ہوتی ہے، اور اسی موقع پر حضرت نے درگاہ ہالیجی شریف آنے کا بھی فرمایا، میری محرومی کہ حضرت کی زندگی میں وہاں نہ جاسکا، آپ کے وصال کے بعد تعزیت کے لیے جانا نصیب ہوا۔ آپ ایک عرصہ سے علیل تھے۔ آپ کی وفات حسرت آیات آپ کے لواحقین، مریدین، متوسلین، جمعیت علماء اسلام پاکستان کے راہنماؤں اور لاکھوں کارکنوں کے لیے دلی صدمہ اور ناقابل ازالہ نقصان ہے۔ ان صدمات کے مرحلوں میں اللہ جل جلالہ کی مرضی پر راضی رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس کا مکین بنائے، آمین۔ حضرتؒ کے پسماندگان اور متعلقین سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھتا ہے اور باتوفیق حضرات سے حضرتؒ کے لیے ایصالِ ثواب کی درخواست کرتا ہے۔

صاحبزادہ سعید احمد بن حضرت خواجہ خان محمدؒ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے سابق سجادہ نشین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ کے چوتھے نمبر کے صاحبزادے اور موجودہ سجادہ نشین صاحبزادہ حضرت مولانا خلیل احمد دامت برکاتہم العالیہ کے چھوٹے بھائی محترم جناب صاحبزادہ سعید احمد اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ۱۵صفرالمظفر ۱۴۴۵ھ مطابق ۲ستمبر ۲۰۲۳ء انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولانا خواجہ خان محمد قدس سرہ کی پہلی اہلیہ سے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں۔ پہلی اہلیہ کے انتقال کے بعد حضرت نے دوسرا نکاح کیا، اس سے دو بیٹے ہوئے، بڑے صاحبزادے سعید احمد تھے، جن کا انتقال ہوا ہے۔

آپ کی پیدائش ۸محرم الحرام ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۷مارچ ۱۹۶۹ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے مدرسہ عربیہ سعدیہ خانقاہِ سراجیہ سے حاصل کی، عصری علوم میں میٹرک کیا، پھر دینی وعصری تعلیم کو خیر باد کہہ کر سفرو حضر میں اپنے والد کی خدمت میں مصروف رہے۔ حضرت خواجہ خان محمد قدس سرہ کے زندگی بھر کے خدمت گزار لالہ عابد مرحوم ہوا کرتے تھے، ان کی رحلت کے بعد بھائی سعید احمد نے اس خدمت کو اپنے لیے ایک اعزاز اور سعادت سمجھا، اسی طرح آپ خانقاہ شریف کے جملہ امور میں حصہ لیتے تھے، آپ نے بیعت اپنے والد ماجد حضرت خواجہ خان محمد قدس سرہ سے کی، آپ کے اوصاف کے بارہ میں حضرت مولانا اللہ وسایا نے اپنی کتاب ''تذکرہ خواجۂ خواجگان'' میں لکھا ہے: ''ماشاء اللہ بہت متشرّع ہیں، نماز، روزہ کے پابند، حضرت والد صاحب قبلہؒ کے بہت ہی چہیتے صاحبزادے ہیں۔ حضرت قبلہؒ کی خدمت کو حرزِ جان بنالیا۔ حضرت قبلہؒ کے زمانۂ حیات میں خانقاہ شریف کے لنگر خانے کا نظام ان کے سپرد رہا۔ ویسے بھی بہت منتظم مزاج ہیں، برادری اور خانقاہ شریف کے کاموں کے لیے افسران سے میل ملاپ رکھنا اور ان سے کام لینے کا ان کو ڈھنگ آتا ہے۔ سیاست میں اُترے تو ایک بار ناظم بھی منتخب ہوئے، سیاست میں ان کی رائے کو احترام کا درجہ حاصل ہے۔ مقدر کے دھنی ہیں، مٹی پر ہاتھ رکھ دیں تو سونا ہو جاتی ہے۔ سراجیہ سی این جی اور دیگر کئی کام شروع کر رکھے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ نے ان پر رزق کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ خود زیادہ نہیں پڑھے تو اَب وہ تمام حسرت اپنی اولاد پر نکال رہے ہیں۔ انہیں پڑھنے کے لیے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخل کر رکھا ہے۔ ایک سیاست دان یا برادری کے ملک وڈیرے والی صلاحیتیں ان میں موجود ہیں۔''

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑا ہے۔ آپ کے بڑے

بھائی صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد دامت برکاتہم نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماہ ستمبر کی مناسبت سے جو ملک بھر میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے پروگرام منعقد ہو رہے ہیں، اسی سلسلہ میں کوئٹہ کانفرنس میں شرکت فرما کر حیدرآباد اور کراچی کانفرنسوں میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے، جمعہ کو ائیرپورٹ سے سیدھا حیدرآباد کانفرنس میں شرکت کی، رات کو دو بجے کانفرنس کی دعا کرائی، پھر درگاہِ عالیہ ہالیجوی شریف کے سجادہ نشین سائیں عبدالصمد نور اللہ مرقدہ کی تعزیت کے لیے دو گاڑیوں میں سوار ایک قافلہ جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا مفتی خالد محمود اور راقم الحروف ایک گاڑی میں اور دوسری گاڑی میں صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا تجمل حسین مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ اور حضرت کے دوست جناب عبدالقادر کریو تھے، نو بجے درگاہ ہالیجی شریف پہنچے، وہاں تعزیت کی، واپسی پر مجلس کے دفتر پنو عاقل میں کچھ دیر آرام کیا اور واپس کراچی آتے ہوئے تقریباً دو بجے کے قریب صاحبزادہ عزیز احمد کو اپنے بھائی کی وفات کی خبر ملی، آپ نے حضرت قاضی صاحب کے فون پر مولانا اللہ وسایا کو بتایا۔ اتفاقاً خواجہ خلیل احمد بھی کراچی میں تھے، حضرت مولانا اللہ وسایا کے معلوم کرنے پر بتایا گیا کہ صاحبزادہ سعید احمد خود ہی گاڑی ڈرائیو کر کے میانوالی شہر گئے، وہاں اچانک دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر کے پاس آپ کو لے جایا گیا تو ڈاکٹر صاحب نے تصدیق کی کہ آپ کی روح جسد خاکی سے پرواز کر گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائے، آپ کے پسماندگان کی کفالت فرمائے، اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے، آمین!

تحفظ ختم نبوت کانفرنس فیصل آباد

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ ستمبر بعد نماز ظہر جامع مسجد مولانا تاج محمود ریلوے اسٹیشن میں صاحبزادہ مبشر محمود کی زیر نگرانی سیمینار منعقد ہوا۔ تلاوت ڈاکٹر صولت نواز نے کی۔ مولانا عبدالرشید غازی، مولانا خبیب شاہ، مولانا عزیز الرحمٰن رحیمی اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور و دیگر نے بیانات کئے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ ستمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد خاتم الانبیاء امین پارک میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ ہدیہ نعت قاری نیاز الرحمٰن نے پیش کیا۔ مولانا حامد صدیق نے نقابت کی۔ مولانا عبدالرشید غازی، مولانا سید خبیب شاہ اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور سمیت دیگر کے بیانات ہوئے۔

☆...... ۷ ستمبر بعد نماز عشاء محلہ نور پورہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا یعقوب شاکر، مولانا امیر، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا سید خبیب شاہ اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور کے بیانات ہوئے۔

۷ ستمبر...... ختم نبوت کے تحفظ کا عظیم دن

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا

مولانا مفتی خالد محمود

’’کسی عمارت کی بنیادیں کھود کر انہیں اپنی جگہ سے ہٹا دینا اور پھر یہ توقع رکھنا کی عمارت جوں کی توں قائم رہے گی ایک مجنونانہ حرکت ہے، ملت اسلامیہ کا شیرازہ حضرت ختمی مآب ﷺ کی ذاتِ عالی سے قائم ہے اور یہی وجودِ پاکستان کا سنگ بنیاد ہے، جو شخص اس سے انحراف کرتا یا اسے منہدم کرتا ہے وہ اسلام، ملت اسلامیہ اور پاکستان تینوں سے غداری کا مرتکب ہے، ایک ایسے شخص سے جو ملک وملت کی جڑوں پر تیشہ چلا رہا ہو کسی مفید تعمیری خدمت کی توقع رکھنا خود فریبی نہیں تو اور کیا ہے، جو شخص رحمت عالم ﷺ کا وفادار نہ ہو وہ ملک وملت کا وفادار کیونکر ہوسکتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ملت اسلامیہ کا اجتماعی ضمیر کبھی برداشت نہیں کرسکا کہ آں حضرت ﷺ کے بجائے کسی اور شخص کو محمد رسول اللہ ﷺ اور رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے کھڑا کیا جائے اور اس کے لئے وہ تمام حقوق ومناصب اور آداب والقاب تجویز کئے جائیں جو مسلمانوں کے مرکز عقیدت (ﷺ) کے ساتھ مختص ہیں، بایں ہمہ یہ اصرار بھی کیا جائے کہ وہ مسلمان ہے، ملک وملت کا وفادار ہے اور مسلمانوں کو اس پر اعتماد کرنا چاہئے۔‘‘ (بصائر وعبر، جلد دوم، ص ۱۷۸، ۱۷۹)

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی تحریر کا یہ ایک اقتباس ہے، اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حریم نبوت کی پاسبانی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی نگہبانی ہر مسلمان کا دینی اور ملی فریضہ ہے اور مسلمانوں نے کسی بھی دور میں، کبھی بھی اس فریضہ سے غفلت نہیں برتی، حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں اسود عنسی اور صدیق اکبرؓ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے سے لے کر آج تک جب کبھی کسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے ردائے ختم نبوت کو تار تار کرنے کی کوشش کی تو امت مسلمہ نے اس کا مقابلہ کر کے اس کوشش کو ناکام بنادیا۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ سے آج تک ایک واقعہ بھی ایسا نہیں بتایا جاسکتا کہ کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور مسلمانوں نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو۔ ہندوستان میں جب قادیانی فتنہ نے سر اٹھایا تو امت مسلمہ اور علماءِ امت اس فتنہ کا سر کچلنے کے لئے میدان عمل میں اُترے۔ اس فتنہ کے مقابلہ میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء اور مشائخ صف آرا ہوئے لیکن ان تمام سرکردہ علماء میں حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ اور علماء دیوبند اس فتنہ کے مقابلہ میں ہمیں صف اول میں نظر آتے ہیں۔

قادیانیت ایک عظیم فتنہ ہے، قادیانیت اسلام اور نبوت محمدی کے خلاف ایک بغاوت ہے، قادیانیت، مسلمانوں کا حضور اکرم ﷺ سے عظیم اور مضبوط رشتہ کاٹنے کی ایک گہری سازش ہے، مرزا قادیانی نے صرف اپنی جعلی اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ اس نے آگے بڑھ کر مزید گستاخی یہ کی کہ خود آقائے نامدار، سرورِ دوعالم، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے منصب پر جا بیٹھا۔ مرزا غلام سے پہلے بھی بہت سوں نے جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچایا مگر یہ جرات کسی کو نہ ہوئی کہ وہ آپ ﷺ کے منصب پر جا بیٹھے۔

''مرزا قادیانی نے آنخضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا نظریہ ایجاد کیا، جس کا خلاصہ یہ کہ آنخضرت ﷺ ایک بار تو چھٹی صدی عیسوی میں مکہ میں مبعوث ہوئے تھے اور دوسری مرتبہ (نعوذ باللہ) مرزا قادیانی کی شکل میں قادیاں کی ملعون بستی میں۔ مکی بعثت کا دور تیرھویں صدی ہجری پر ختم ہوگیا اور اب چودھویں صدی سے قیامت تک قادیانی بعثت و نبوت کا دور ہوگا۔ اس طرح مرزا قادیانی نے آنخضرت ﷺ کی بعثت کو تیرھوی صدی کے بعد کالعدم قرار دے کر خاتم النّبیین کا منصب خود سنبھال لیا۔ اور آنخضرت ﷺ کے تمام کمالات مخصوصہ کو اپنی جانب منسوب کرنے کے لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بے دریغ تحریف کر ڈالی۔ اسلامی عقائد کا مذاق اڑایا، انبیاء علیہم السلام کو فحش گالیاں دیں، تمام امت مسلمہ کو گمراہ اور کافر و مشرک قرار دیا۔ قصر اسلام کو منہدم کر کے ''جدید عیسائیت'' کی بنیاد رکھی۔ انگریز کی ابدی غلامی کو مسلمانوں کے لئے فرض و واجب قرار دیا، مسئلہ جہاد کو حرام اور منسوخ ٹھہرایا اور مجاہدین اسلام کو منکر خدا قرار دیا۔ جن لوگوں کو قادیانیت کے فتنہ کی گہرائی کا علم نہیں، اور وہ اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں، انہیں اس فتنہ کی شدت کا احساس نہیں ہوسکتا، واقعہ یہ ہے کہ صدرِ اول سے لے کر آج تک جتنے فتنے پیدا ہوئے ان سب کی مجموعی فتنہ پردازی بھی فتنہ قادیانیت کے سامنے شرمندہ ہے۔ اگر ملاحدہ و زنادقہ اور مدعیان نبوت اور مہدویت کی تحریفات کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں قادیانی تحریفات کو جگہ دی جائے یقین ہے کہ قادیانی کی تحریفات کا پلڑہ بھاری رہے گا۔'' (تحفہ قادیانیت، جلد اول، ص۱۲۰، ۱۲۱)

قادیانیوں کی فتنہ سامانی اور شرانگیزی کو دیکھتے ہوئے مصور پاکستان علامہ اقبال نے سب سے پہلے اس وقت کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ انہیں مسلمانوں سے علیحدہ ایک قوم قرار دیا جائے۔

علامہ اقبال نے قادیانیت کا بغور مطالعہ کیا تھا اور انہیں قریب سے اس فتنے کو دیکھنے اور پرکھنے کا موقع ملا تھا، اس لئے وہ اس فتنے کی سنگینی سے بخوبی آگاہ اور اس کے عواقب و نتائج سے باخبر تھے۔ وہ اس فتنے کو اسلام کے لئے مہلک اور وحدت ملت کے لئے مہیب خطرہ تصور کرتے تھے، علامہ اقبال نے اپنے مقالات و خطبات اور اپنے خطوط میں اس فتنہ سے آگاہ کرتے ہوئے ہمیشہ انہیں غداران اسلام اور باغیانِ

محمد سے یاد کیا کرتے تھے۔ کاش علامہ اقبال کے مطالبہ کو مانتے ہوئے اس وقت قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک اقلیت قرار دیا جاتا تو بعد میں پیش آنے والے روح فرسا واقعات رونما نہ ہوتے۔

علامہ اقبال کے اس مطالبہ پر حکومت وقت نے تو کوئی توجہ نہیں دی کیوں کہ اس وقت انگریز کی حکومت تھی اور انگریز حکومت اپنے ہی تخلیق کردہ گروہ کے خلاف کیونکر فیصلہ دے سکتی تھی۔ لیکن احرار اسلام نے اس مطالبہ کو اپنا مشن بنالیا اور انہوں نے مرزا قادیانی اور مرزائی جماعت کی کفریات کو تسلسل کے ساتھ اور ان کے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبے کو اپنے ہر جلسہ میں عوام الناس کے سامنے پیش کیا کہ مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ بات راسخ ہوتی چلی گئی کہ قادیانی مسلمانوں سے علیحدہ ایک قوم ہیں۔

۱۹۵۳ء کی تحریک کے بعد ۱۹۷۴ء میں ایک بار پھر قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی۔ ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر پیش آنے والا سانحہ اس تحریک کی بنیاد بنا۔

کسے خبر تھی کہ یہ سانحہ اور واقعہ ایک عظیم الشان فیصلے کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ دشمنوں نے تو اپنی طرف سے شرانگیزی کرنے اور فتنہ وفساد پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں سے خیر نکالی۔ اس واقعہ نے مسلمانوں کے ایمانی جذبات کو ہوا دی، ان کے دلوں کو جھنجھوڑ ڈالا، وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہوئے، پوری قوم حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس اور آپ ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک ہوگئی اور پوری قوم نے متحد ہوکر خواہ کسی بھی طبقے سے اس کا تعلق ہو، ایسی عظیم الشان تحریک چلائی کی ملت اسلامیہ شاید ہی اس کی کوئی نظیر پیش کرسکے۔ ۲۹؍مئی تا ۷؍ستمبر تقریباً سو دن بنتے ہیں، مگر برصغیر کی تاریخ میں یہ سو سال کے برابر ہیں۔ قوم کے مطالبے پر اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے حوالے کیا کہ وہ اس پر غور وفکر کرکے تجویز کرے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے۔ قومی اسمبلی جو فیصلہ کرے گی پوری قوم کے لئے وہ قابل قبول ہوگا۔ بھٹو صاحب عوامی لیڈر تھے، اس لئے وہ چاہتے تھے کہ فیصلہ اس انداز میں ہو کہ کسی کے لئے اعتراض کی گنجائش نہ ہو اور بیرونی دنیا کے لئے بھی وہ قابل قبول ہو۔

پوری جرح، بیانات، سوال و جواب اور غور وخوض کے بعد قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے اپنی رپورٹ وزیراعظم کو پیش کی۔ وزیراعظم پہلے ہی فیصلے کے لئے ۷؍ستمبر کی تاریخ طے کرچکے تھے، چنانچہ ۷؍ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں خصوصی کمیٹی کی سفارشات پیش کی گئیں اور آئین میں ترمیمی بل پیش کیا گیا۔ وزیر قانون نے اس پر مختصر روشنی ڈالی، اس کے بعد وزیراعظم نے تقریر کی۔

وزیراعظم کی تقریر کے بعد بل کی خواندگی کا مرحلہ شروع ہوا اور وزیر قانون نے بل منظوری کے لئے ایوان کے سامنے پیش کردیا، تاکہ ہر رکن قومی اسمبلی اس پر تائید یا مخالفت میں رائے دے۔ رائے شماری

کے بعد اسپیکر قومی اسمبلی نے پانچ بج کر باون منٹ پر اعلان کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم کے حق میں ایک سوتیس ووٹ آئے ہیں جبکہ مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں ڈالا گیا۔ اس طرح قومی اسمبلی میں یہ آئینی ترمیمی بل اتفاق رائے سے منظور کرلیا گیا۔ جب بل اتفاقِ رائے سے پاس ہوگیا تو حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے اراکین آپس میں فرط مسرت سے بغل گیر ہوگئے، ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے، وزیر اعظم بھٹو اور ولی خان بھی گرمجوشی سے ملے۔ اس کے بعد اسی دن یہ بل سینٹ میں پیش ہوا اور چیئر مین سینٹ نے بھی آٹھ بجے اس بل کی منظوری کا اعلان کردیا۔ اور اس طرح یہ بل آئین کا حصہ بن گیا۔ اور جب رات آٹھ بجے ریڈیو پاکستان نے اس بل کی منظوری کی خبر نشر کی تو پورے پاکستان میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لوگوں نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی، ملک کے گوشے گوشے میں ایسی مسرت کا اظہار کیا گیا کہ اس سے پہلے شاید ہی اس طرح کا اظہار کیا گیا ہو۔ اس بل کی منظوری کے موقع پر وزیر اعظم نے قومی اسمبلی میں وضاحتی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا: ''میں جب یہ کہتا ہوں کہ یہ فیصلہ پورے ایوان کا فیصلہ ہے تو اس سے میرا مقصد یہ نہیں کہ میں کوئی سیاسی مفاد حاصل کرنے کے لئے اس بات پر زور دے رہا ہوں۔ ہم نے اس مسئلہ پر ایوان کے تمام ممبروں سے تفصیلی طور پر تبادلۂ خیال کیا ہے، جن میں تمام پارٹیوں کے اور ہر طبقۂ خیال کے نمائندے موجود تھے۔ آج کے روز جو فیصلہ ہوا ہے، یہ ایک قومی فیصلہ ہے، یہ پاکستان کے عوام کا فیصلہ ہے، یہ فیصلہ پاکستان کے مسلمانوں کے ارادے، خواہشات اور ان کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔''

بھٹو صاحب نے اسی تقریر کے آخر میں کہا: ''میں ایک بار پھر دہراتا ہوں کہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے، یہ ایک فیصلہ ہے جو ہمارے عقائد سے متعلق ہے اور یہ فیصلہ پورے ایوان کا فیصلہ ہے اور پوری قوم کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ عوامی خواہشات کے مطابق ہے۔ میرے خیال میں یہ انسانی طاقت سے باہر تھا کہ یہ ایوان اس سے بہتر کچھ فیصلہ کرسکتا۔ اور میرے خیال میں یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ اس مسئلہ کو دوامی طور پر حل کرنے کے لئے موجودہ فیصلے سے کم کوئی اور فیصلہ ہوسکتا تھا۔''

محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ جو اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت دونوں کے امیر تھے انہوں نے قائد تحریک کی حیثیت سے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے سراہا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے بینات کے اداریئے میں لکھا: ''اس موقعہ پر ہم سب کو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ محض اسی نے اپنے فضل واحسان سے اپنے حبیب پاک ﷺ کی ختم نبوت کی لاج رکھ لی اور اس تحریک کو کامیابی عطا فرمائی، اسی نے اس کے فوق العادت اسباب مہیا کیے، مسلمانوں کے تمام طبقوں کو متحد اور مجتمع فرمایا، اور اسی نے اراکین اسمبلی کے دل میں صحیح فیصلہ ڈالا، اللہ تعالیٰ کے بہت سے نیک بندوں

نے اس موقعہ پر دعائیں کیں، اللہ تعالیٰ سے التجائیں کیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول فرمالیں، جو کچھ ہوا محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تکوینی طور پر ہوا، وہم وگمان سے بالاتر اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔‘‘

(بصائر وعبر، ج۲، ص۱۸۸)

صرف ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ نے ہی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا بلکہ اس کے بعد بھی پاکستان کی پارلیمنٹ نے مختلف ادوار میں اس فیصلے کی توثیق کی چنانچہ جب ضیاء الحق نے ۱۹۸۴ء میں آرڈیننس پاس کیا جس میں قایانیوں پر اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اور اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی لگائی تو بعد میں وجود میں آنے والی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر اس کی منظوری دی، تیسری مرتبہ جب یوسف رضا گیلانی کے دور میں پارلیمنٹ نے پورے دستور پر نظر ثانی کی اور میاں رضا ربانی کی سربراہی میں کمیٹی نے طے کیا کہ دستور میں ختم نبوت سے متعلقہ دفعات جوں کی توں بحال رہیں گی تو پارلیمنٹ نے اس کی توثیق کرتے ہوئے قادیانیوں کی سابقہ دستوری حیثیت بحال رکھی۔ چوتھی مرتبہ جب انتخابی قواعد وضوابط میں ترامیم کے متنازعہ بل سے یہ مسئلہ پر اٹھ کھڑا ہوا تو پورے پارلیمنٹ نے اس پر غور وخوض کے بعد متفقہ اعلان کیا کہ قادیانیوں کی حیثیت وہی رہے گی جو ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ نے طے کی تھی۔ مختلف مواقع پر عوام کے ووٹوں سے منتخب ہونے والی پارلیمنٹ نے چار مرتبہ اس قومی فیصلے کا اعلان کیا، دنیا میں ہر جگہ کسی بھی ملک میں ہونے والے دستوری فیصلوں کا احترام کیا جاتا ہے تو عالمی برادری اس فیصلے کو تسلیم نہ کرنے پر کیوں مصر ہے؟ جبکہ عالم اسلام کے تمام ادارے اور تمام دارالافتاء ان کے کفر پر فتاویٰ جاری کر چکے ہیں، جس جس عدالت میں ان کا مقدمہ گیا تقریباً تمام عدالتوں کے فیصلے موجود ہیں کہ قایانی مسلمانوں سے علیحدہ ایک قوم ہے۔ اور خود قادیانی بھی اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ گردانتے ہیں تو پھر ان کو مسلمانوں میں شامل کئے جانے پر اصرار سمجھ سے بالاتر ہے۔ ایک طرف کروڑوں، اربوں مسلمان ہیں اور دوسری طرف چند لاکھ قادیانی، مگر عالمی برادری اس عظیم اکثریت کے مقابلے میں چند افراد کو اہمیت دیتی ہے۔ عالمی برادری کو اپنی روش پر غور کرنا بلکہ اسے تبدیل کرنا چاہئے۔

آج ۷؍ستمبر کے دن ہم علماء ومشائخ اور دیگر رہنمایانِ قوم کی خدمت میں دست بستہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریک کے بعد شاید ہم مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں کہ مسئلہ حل ہو گیا۔ اب اس کے لئے مزید محنت کی ضرورت نہیں۔ لیکن حالات اس کے برعکس ہیں، ۱۹۵۳ء کی تحریک کے وقت کے لوگ تو اس وقت شاید چند افراد ہی حیات ہوں اور ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریک کو بھی بہت عرصہ بیت چکا۔ آج کا نوجوان نہ ان تحریکات سے واقف ہے اور نہ ہی ہم آج وہ ماحول برقرار رکھ سکے ہیں جو ان تحریکات کے

وقت تھا۔ اس لئے آج کا نوجوان اور آئندہ پروان چڑھنے والی نسلیں اس فتنہ سے آگاہ ہی نہیں ہے۔ جبکہ قادیانیوں نے اپنا طریقۂ کار بھی تبدیل کرلیا ہے وہ اپنے حقوق کا رونا روکر گمراہی پھیلانے میں لگے ہوئے ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے عالمی اداروں کا سہارا لیا ہوا ہے لہٰذا موجودہ دور کی صورتحال کو سامنے رکھ کر نئے سرے سے اپنی ترجیحات قائم کرنے اور مسلسل امت مسلمہ کو اس فتنہ سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں مرکزی کردار علماء اور مشائخ ہی ادا کر سکتے ہیں۔

آج ۷؍ستمبر کے دن ہم قادیانیوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ ایک نئی نبوت کے ماننے کے بعد تم نے اپنا راستہ خود مسلمانوں سے علیحدہ کرلیا ہے اور اس کا تم خود بھی اقرار کرتے ہو، اس لئے تمہارے لئے دو ہی راستے ہیں اگر تم اس نئی نبوت کے ماننے پر بضد ہو تو اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ قوم اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلو۔ مسلمانوں میں گھسنے کی ناکام کوشش مت کرو اور اگر اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار کرنا چاہتے ہو تو راستہ کھلا ہے۔ مرزا غلام احمد کی نبوت کا انکار کر کے خاتم الانبیاء حضور اکرم ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ بلکہ ہم انتہائی دلسوزی اور اخلاص کے ساتھ تمام قادیانیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ تم ایک طویل عرصہ سے دجل و تلبیس کی دلدل میں دھنسے ہوئے ہو، غلط تاویلات کر کے تم خود تذبذب کا شکار رہو، آؤ سچے دل سے اسلام کے دامن عافیت اور ختم الرسل کی چادرِ رحمت کے سایہ میں آکر سکون حاصل کرو، مسلمان تمہیں سینے سے لگانے کے لئے تیار ہیں۔

اس موقع پر عوام سے کہنا چاہتے ہیں کہ آپ نے آج تک عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا ہے اور قادیانیوں سے متعلق آئینی دفعات پر پہرا دیا ہے یہی وجہ ہے کہ عالمی ادارے تمام تر زور صرف کرنے اور قادیانیوں سے ہمدردی رکھنے والے تمام ادروں کی سرتوڑ کوشش کے باوجود نہ قادیانی اپنی کسی سازش میں کامیاب ہوسکے اور نہ کسی کو ان آئینی دفعات کو ختم کرنے کی ہمت ہوئی۔ بس ہمیشہ بیدار رہو، اسی طرح ختم نبوت کی پاسبانی کا فریضہ انجام دیتے رہو اور چوکنا ہوکر چوکیداری کرتے رہو، تاکہ کوئی قزاق اور ڈاکو ختم نبوت کے عقیدہ میں نقب زنی کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔

ختم نبوت کورس عارف والا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۰؍اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۳ء تھانہ احمد یار میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد سلمان، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے اسباق پڑھائے۔ کورس کی نگرانی مولانا طیب نقشبندی نے کی۔ اختتامی دعا قاری محمد عبدالجبار نے کرائی۔

۷ر ستمبر یومِ تحفظ ختم نبوت ...... فتح و کامرانی اور تجدید عہد کا دن

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ پر ہے، اس کلمے کے دو جزو ہیں: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اعتراف و اقرار۔ اس اعتراف و اقرار کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کسی مدعی الوہیت کا وجود نا قابل برداشت ہے، اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کا بساط نبوت پر قدم رکھنے کی جرأت کرنا بھی لائق تحمل نہیں، یہی عقیدۂ ختم نبوت کہلاتا ہے۔ جس پر آج تک امت مسلمہ قائم رہی ہے۔ جو لوگ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ایمان و اقرار سے سرشار ہو کر نورِ ایمان سے منور ہو چکے ہیں اور اسلامی برادری کا حصہ ہونے پر فخر کرتے ہیں، ان پر یہ ذمے داری عائد کی گئی ہے کہ وہ مشرکوں کی سرکوبی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے باغیوں کے خلاف بھی سینہ سپر ہو جائیں اور جھوٹے مدعیان نبوت کے طلسم کو پاش پاش کر کے رکھ دیں۔ اسی ذمے داری کا نام تحفظ ختم نبوت ہے۔

چوں کہ اس عقیدے کا تحفظ دین کی اساس اور بنیاد ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت ہے تو ہمارا دین محفوظ ہے، عقیدۂ ختم نبوت ہے تو قرآن محفوظ ہے، عقیدۂ ختم نبوت ہے تو دین کی تعلیمات محفوظ ہیں۔ اگر یہ عقیدہ باقی نہیں رہتا تو پھر نہ دین باقی رہے گا، نہ اس کی تعلیمات اور نہ قرآن باقی رہے گا۔ بعد میں آنے والے ہر نبی کو دین میں تبدیلی و تنسیخ کا حق ہوگا۔ اس لئے اس عقیدے پر پورے دین کی عمارت قائم ہے، اسی میں امت کی وحدت کا راز مضمر ہے، یہی وجہ ہے کہ جب کبھی کسی نے اس عقیدے میں نقب لگانے کی کوشش کی یا اس مسئلے سے اختلاف کرنے کی کوشش کی، اسے امتِ مسلمہ نے سرطان کی طرح اپنے جسم سے علیحدہ کر دیا، اس لئے ختم نبوت کا تحفظ یا بہ الفاظ دیگر منکرین ختم نبوت کا استیصال دین ہی کا ایک حصہ ہے، مسلمانوں نے ہمیشہ اسے اپنا مذہبی فریضہ سمجھا ہے۔ امت نے ہر دور میں اپنا یہ فریضہ احسن طریقے سے انجام دیا اور اس فریضے کی ادائیگی میں کسی کوتاہی اور غفلت کی مرتکب نہیں ہوئی۔

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کسی ایک فرد، ایک جماعت، ایک تنظیم کا کام نہیں، بلکہ پوری امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس عقیدہ کی حفاظت کرے۔ حریم نبوت کی پاسبانی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی نگہبانی

ہر مسلمان کا دینی اور ملی فریضہ ہے اور مسلمانوں نے کسی بھی دور میں کبھی اس فریضہ سے غفلت نہیں برتی، حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں اسود عنسی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے سے لے کر آج تک جب کبھی کسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے ردائے ختم نبوت کو تار تار کرنے کی کوشش کی تو امت مسلمہ نے اس کا مقابلہ کر کے اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ سے آج تک ایک واقعہ بھی ایسا نہیں بتایا جا سکتا کہ کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور مسلمانوں نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو۔

ہندوستان میں جب قادیانی فتنہ نے سر اٹھایا تو امت مسلمہ اور علمائے اُمت اس فتنہ کا سر کچلنے کے لئے میدان عمل میں اترے۔ اس فتنے کے مقابلے میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء اور مشائخ صف آرا ہوئے، لیکن ان تمام سرکردہ علماء میں حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اس فتنہ کے مقابلہ میں ہمیں سب سے آگے نظر آئے۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ تک اپنی آواز پہنچانے کے لئے حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے مولانا ظفر علی خان اور علامہ اقبال کو تیار و آمادہ کیا۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے اس کام کو باقاعدہ منظم کرنے کے لئے خطیب الامت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت مقرر کر کے باقاعدہ مجلس احرار کو اس کام کی طرف متوجہ کیا اور تحفظ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت کا محاذ ان کے سپرد کیا۔ انہوں نے باقاعدہ اس کے لئے مستقل شعبہ تبلیغ قائم کیا اور اس کے تحت فتنہ قادیانیت کے مقابلے کے لئے اپنی تمام تر کوششیں اور صلاحیتیں صرف کر دیں۔ ان کے سرفروشوں نے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا اور پورے ملک میں اپنے جوش خطابت سے مرزائیت کے لئے نفرت کا ماحول پیدا کر دیا اور ان سرفروشوں نے اپنے شعلۂ خطابت سے قادیانی نبوت کے خرمن کو پھونک ڈالا۔

پاکستان بن جانے کے بعد مرزا محمود اپنی ذریت کے ساتھ پاکستان آیا اور یہاں اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے قادیانیت کو فروغ دینے کی کوششیں شروع کر دی۔ فوج میں ان کا گہرا اثر و رسوخ تھا، کلیدی مناصب پر انہوں نے قبضہ جما لیا۔ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی قرار پایا، اس طرح قادیانیت نے پاکستان میں اپنی جڑیں مضبوط کرنا شروع کیں۔

ان حالات میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے لئے امیر شریعتؒ نے ملکی سیاسیات سے دست کش ہونے کا اعلان کر دیا اور جنوری ۱۹۴۹ء سے صرف اور صرف عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کا اعلان فرمایا۔ قادیانی سازشوں کی روک تھام کے لئے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء برپا ہوئی لیکن اسے بزور طاقت کچل دیا گیا۔ آئندہ کا لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے ملتان کی ایک چھوٹی سی مسجد ''مسجد سراجاں''

میں ۱۴ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۳ردسمبر ۱۹۵۴ءکو اپنے مخلص رفقاء کی ایک مجلس مشاورت طلب فرمائی۔ غوروفکر کے بعد ۱۹۴۹ء کے فیصلے کو آگے بڑھانے کے لئے ’’مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ کے نام سے ایک غیرسیاسی تبلیغی تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے پہلے امیر حضرت مولانا سیّدعطاءاللہ شاہ بخاری بنائے گئے۔

شیخ الاسلام حضرت العلامہ مولانا السید محمد یوسف بنوری الحسینی نوراللہ مرقدہ کے دورِامارت میں ۱۹۷۴ء کی عظیم الشان تحریک ختم نبوت چلی، جس کے نتیجے میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر آئین میں ترمیم کرکے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا۔ قطب الاقطاب شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کے دور میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی حیثیت حاصل کرلی اور پورے عالم میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کیا۔

۱۹۸۴ء میں آپ نے ایک بار پھر تحریک کو منظّم کیا، جس کے نتیجہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس منظور ہوا، جس کی رو سے قادیانیوں کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا کہلوانا، اذان دینا، اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینا، کلمہ طیبہ کا بیج لگانا، مرزا غلام احمد کو نبی کہنا، اس کے ساتھیوں کو صحابی اور بیویوں کو امہات المؤمنین وغیرہ اور دیگر شعائر اسلام کے الفاظ استعمال کرنا قابل تعزیر جرم قرار دے دیا گیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام انتہائی ناموافق حالات میں عمل میں آیا، حکومت کی تمام مشینری کارکنان ختم نبوت کے خلاف حرکت میں آئی ہوئی تھی، کارکنوں کی نظر بندی اور زبان بندی روز کا معمول تھی، ختم نبوت کے مجاہدین جہاں قادیانیوں کے بارے میں لب کشائی کی جرأت کرتے تو گرفتاری، مقدمہ پیشی، سزا اور جیل ان کا مقدر بنتے، اس پر مستزاد وسائل کا فقدان، تنظیمی ڈھانچے کا مستحکم نہ ہونا تھا۔

ان نامساعد حالات میں جماعت نے کام شروع کیا، ان تمام مشکلات کے ہوتے ہوئے وہ نہ گھبرائے، نہ پیچھے ہٹے بلکہ اپنا کام مسلسل جاری رکھا۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ کو مسلسل گرم رکھا، قادیانیت کو کہیں ٹکنے نہیں دیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کا وجود امت مسلمہ خصوصاً اہل پاکستان کے لئے ایک انعام الٰہی ہے۔ شروع ہی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دستور میں وضاحت کردی گئی کہ یہ جماعت غیرسیاسی اور خالص تبلیغی جماعت ہوگی اور اس کے ذمہ داران سیاسی معرکوں میں حصہ نہیں لیں گے، تاکہ تمام مسلمان خواہ وہ کسی جماعت یا طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں، وہ اس کام کا حصہ اور اس کے معاون بنیں اور ارباب اقتدار، حکومتوں اور کسی سیاسی جماعت سے جماعت کا تصادم نہ ہو اور جماعت اپنی پوری توجہ اپنے تبلیغی کام پر مرکوز رکھے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا عزم یہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں حضور اکرم ﷺ کی محبت کا جذبہ بیدار کیا جائے اور اس محبت کے نتیجہ میں ہر مسلمان کو یہ بات سمجھا دی جائے بلکہ ان کے دل ودماغ میں بٹھا دی

جائے کہ حضور اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور اس کی نگہبانی و پاسبانی ہر مسلمان کا فریضہ ہے، اس کے لئے جماعت نے جہاں مختصر اور طویل دورانیے کے تربیتی کورسوں کا اہتمام کیا، سیمینار، علمی مذاکرے، تقریری اور معلوماتی انعامی مقابلے کروائے وہاں جلسوں اور کانفرنسوں کا بھی اہتمام کیا۔ چنانچہ جماعت کے ماتحت بلاشبہ پورے ملک میں علاقائی و ضلعی سطحوں پر سینکڑوں چھوٹے بڑے پروگرام ہوتے ہیں، جن میں ہر سال مختلف بڑے شہروں میں بڑی بڑی عظیم الشان کانفرنسیں بھی منعقد ہوتی ہیں۔ امسال ۳ جون کو جلال پور پیر والا ضلع ملتان میں بڑی کانفرنس ہوئی، کراچی کے ضلع ملیر میں ۲۱/اگست کو تحفظِ ختم نبوت علماء کنونشن ہوا، ۲۵/اگست کو ضلع شرقی میں علماء کنونشن منعقد کیا گیا، جب کہ ختم نبوت کانفرنسیں ۳۱/اگست کو کوئٹہ، یکم ستمبر کو حیدرآباد، ۲/ستمبر کو ضلع غربی کراچی، ۳/ستمبر کو ضلع شرقی کراچی، ۴/ستمبر کو ضلع کورنگی کراچی، ۵/ستمبر کو ضلع ملیر کراچی، ۶/ستمبر کو لاہور، ۷/ستمبر کو اسلام آباد، پشاور، حافظ آباد، اور فیصل آباد میں منعقد کی گئیں۔ آج ۸/ستمبر کو ملک بھر میں عظیم الشان موٹر سائیکل ریلیاں نکالی جارہی ہیں، جب کہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۶، ۲۷/اکتوبر حسب سابق جامعہ ختم نبوت، مسلم کالونی چناب نگر میں ہوگی۔

یہ کانفرنسیں شرکاء کی تعداد، نظم و ضبط، حسن انتظام اور بیانات ہر اعتبار سے اپنی مثال آپ ہوتی ہیں، ان کانفرنسوں کو دیکھ کر ہر مسلمان کی آنکھ ٹھنڈی اور دل پرسکون ہوا، جس نے بھی ان عظیم الشان کانفرنسوں کو دیکھا، عش عش کر اٹھا۔ ختم نبوت کا بول بالا ہوا۔ ہر مسلمان، ہر عاشق رسول نے ان کانفرنسوں میں شرکت کر کے جہاں اپنی والہانہ محبت رسول کا اظہار کیا، وہاں یہ عزم بھی دہرایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وہ ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور قادیانیت کا اس طرح ہر جگہ تعاقب کریں گے کہ انہیں منہ چھپانے کے لئے بھی جگہ نہیں ملے گی۔ ۱۹۷۴ اور ۱۹۸۴ء کی تحریک کے بعد شاید ہم مطمئن ہو کر بیٹھ گئے ہیں کہ مسئلہ حل ہوگیا اور اب اس کے لئے مزید محنت کی ضرورت نہیں۔ لیکن حالات اس کے برعکس ہیں، ۱۹۵۳ء کی تحریک کے وقت کے لوگ تو اس وقت شاید چند افراد ہی حیات ہوں اور ۱۹۷۴، ۱۹۸۴ء کی تحریک کو بھی بہت عرصہ بیت چکا۔ آج کا نوجوان نہ ان تحریکات سے واقف ہے اور نہ ہی ہم آج وہ ماحول برقرار رکھ سکے ہیں جو ان تحریکات کے وقت تھا، اس لئے آج کا نوجوان اور آئندہ پروان چڑھنے والی نسلیں اس فتنے سے آگاہ ہی نہیں ہیں۔ جبکہ قادیانیوں نے اپنا طریقۂ کار بھی تبدیل کرلیا ہے، وہ اپنے حقوق کا رونا رو کر گمراہی پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے عالمی اداروں کا سہارا لیا ہوا ہے، لہٰذا موجودہ دور کی صورتحال کو سامنے رکھ کر نئے سرے سے اپنی ترجیحات قائم کرنے اور مسلسل امت مسلمہ کو اس فتنہ سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں مرکزی کردار علماء اور مشائخ ہی ادا کرسکتے ہیں۔

۷؍ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے ریلیوں کا انعقاد

مولانا محمد وسیم اسلم

یوم تحفظ ختم نبوت ۷؍ستمبر عالم اسلام کے لئے ایک یادگار دن ہے، ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے دن مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے ہر دو گروہ مرزائیوں اور لاہوریوں کو آئینی طور غیر مسلم اقلیت قرار دے کر عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کیا گیا، اس عظیم الشان اقدام کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے ریلیوں کے انعقاد کا اعلان کیا، تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مجاہدین نے ملک بھر میں ریلیوں کے ذریعے لاکھوں افراد تک ختم نبوت کا پیغام پہنچایا۔ جن مقامات پر ریلیوں کا اہتمام کیا گیا، اور ان کی رپورٹیں بھی میسر آئیں، ان کی اجمالی رپورٹ درج ذیل ہے، ملاحظہ فرمائیں:

☆ ...... ۳؍ستمبر کو مجلس سیالکوٹ کے زیر اہتمام ریلی نکالی گئی، نگرانی سید شبیر احمد گیلانی اور قیادت مولانا فقیر اللہ اختر نے کی، جامع مسجد موتی سے آغاز ہوا، حاجی پورہ، عالم چوک تا علامہ اقبال چوک پر ختم ہوئی۔

☆ ...... ۳؍ستمبر کو عالمی مجلس لاہور کے زیر اہتمام ختم نبوت ریلی کا انعقاد کیا گیا، ریلی کوکا کولا سٹاپ سے شروع ہو کر وحدت روڈ کرکٹ گراؤنڈ پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کی قیادت مولانا محمد امجد خان نے کی۔

☆ ...... ۶؍ستمبر سکھر میں قاری جمیل احمد بندھانی کی قیادت میں ریلی نکالی گئی، جو ایوب گیٹ، گھنٹہ گھر، پولیس لائن، بندر روڈ سے ہوتی ہوئی پریس کلب پہنچی، متعدد علماء کرام کے بیانات کے بعد ختم ہوئی۔

☆ ...... ۶؍ستمبر کو مجلس ٹنڈوالہ یار کے زیر اہتمام ریلی چمبڑ ناکہ سے شروع ہو کر اشرف آباد، ڈسکو ہوٹل سے ہوتی ہوئی لیاقت ہوٹل پر اختتام پذیر ہوئی۔ قیادت مولانا راشد محبوب اور مولانا ابرار شریف نے کی۔

☆ ...... ۶؍ستمبر کو تھرپار میں ریلی پریس کلب مٹھی سے شروع ہوئی۔ پاکستان چوک، صادق فقیر چوک، اسکول گراؤنڈ روڈ، سول ہسپتال سے ہو کر کشمیر چوک پر ختم ہوئی۔ قیادت مولانا حنیف سیال نے کی۔

☆ ...... ۶؍ستمبر کو نواب شاہ کے زیر اہتمام صبح دس بجے جامع مسجد کبیر سے ریلی کا آغاز ہوا، ریلی کی قیادت مولانا تجمل حسین نے کی، ریلی شہر کے مختلف مقامات سے ہوتی ہوئی پریس کلب نواب شاہ پر ختم ہوئی۔

☆ ...... ۶؍ستمبر مظفر گڑھ کے زیر اہتمام مدرسہ دارالہدیٰ ختم نبوت چوک پرمٹ سے ریلی کا آغاز ہوا، کالج چوک، سیت پور چوک، خیر پور چوک، فتح پور چوک، جتوئی چوک، شاہ فیصل چوک، اقبال

چوک سے گزر کر پریس کلب پہنچ کر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کی قیادت مولانا حمزہ لقمان نے کی۔

☆...... ۶؍ستمبر ٹاؤن ون پشاور کے زیر اہتمام ریلی نکالی گئی، جس میں جناب تاج محمد، مولانا فضل الرحمٰن، قاری عبدالواحد عمر، جناب ڈاکٹر اسماعیل ودیگر حضرات نے شرکت وبیانات کئے۔

☆...... ۶؍ستمبر کو دیر بالا میں ریلی کا اہتمام کیا گیا، جس کی قیادت مولانا ذکی اللہ امیر عالمی مجلس دیر نے کی۔ ریلی جامع مسجد بلال سے شروع ہوکر شہر بھر کا چکر لگانے کے بعد ختم نبوت چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو ہالانی شریف محراب پور میں ریلی منعقد ہوئی، ریلی درگاہ دستگیریہ دارالفضل سے شروع ہوکر پریس کلب ہالانی شریف پر اختتام پذیر ہوئی، قیادت مولانا تجمل حسین اور سید حماداللہ شاہ نے کی۔

☆...... ۷؍ستمبر ملتان دفتر مرکزیہ سے موٹر سائیکل ریلی کا آغاز ہوا، گھنٹہ گھر چوک، چوک ڈیرہ اڈا پہنچ کر نواں شہر، سٹیٹ بینک، کچہری اور نو نمبر سے گزرتے ہوئے عیدگاہ چوک پر مولانا محمد وقاص کریم مہتمم جامعہ عمر بن خطاب کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی، ریلی کی قیادت مولانا محمد انس ناظم دفتر مرکزیہ نے کی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو مجلس خانیوال کے زیر اہتمام پریس کلب سے ریلی نکالی گئی، مختلف بازاروں اور چوکوں سے گزرتی ہوئی فاروق اعظم چوک پر اختتام پذیر ہوئی، ریلی کی قیادت مولانا عبدالستار گورمانی نے کی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میاں چنوں کے زیر اہتمام ریلی منعقد ہوئی۔ جو کہ دفتر ختم نبوت بمقام مسجد الفیصل وجامعہ اشرفیہ جدید سے شروع ہوئی، جامعہ محمودیہ شامی روڈ پر ایک بڑے جلوس نے استقبال کیا، پھر شریک ریلی ہوئے، جامع مسجد عثمانیہ تلمبہ روڈ سے ہوکر ٹی چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔ قیادت مولانا فیصل عمران نے کی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو عالمی مجلس جہانیاں ضلع خانیوال کے زیر اہتمام ریلی پریس کلب تا کمیٹی چوک منعقد ہوئی، ریلی کی قیادت مقامی امیر مولانا محمد الیاس جہانوی نے جبکہ نگرانی مولانا عبدالستار گورمانی نے کی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو عالمی مجلس وہاڑی کے زیر اہتمام جامع مسجد دانیوال سے شروع ہوکر شہر بھر کا چکر لگا کر پریس کلب پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کی قیادت وہاڑی عالمی مجلس کے امیر حافظ شبیر احمد نے کی۔

☆...... ۷؍ستمبر ٹبہ سلطان پور میلسی میں ختم نبوت ریلی کا انعقاد کیا گیا، ریلی گرین لینڈ میرج ہال سے ٹبہ عاصم چوک اور پھر ٹبہ سلطان پور چوک پر پہنچ کر اختتام پذیر ہوئی۔ قیادت مولانا عرفان الحق نے کی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو عالمی مجلس راجن پور کے زیر اہتمام ریلی نکالی گئی، ریلی میں راجن پور کے تمام یونٹوں نے شرکت کی، جام پور سے مولانا ابوبکر عبداللہ اور مولانا محمد اقبال نے قیادت کی، محمد پور دیوان سے مفتی اللہ وسایا نے قیادت کی، فاضل پور سے مولانا ظفر اللہ سیال نے، حاجی پور سے مولانا محمد

وقاص نے، کوٹ مٹھن سے مولانا جلیل احمد قریشی نے، روجھان سے پیر کفایت اللہ درخواستی نے قیادت کی، روجھان اور کوٹ مٹھن سے آنے والے قافلوں کا استقبال مولانا غلام یاسین شاکر نے جبکہ راجن پور میں آنے والے قافلوں کا استقبال جناب جلیل الرحمٰن صدیقی نے کیا۔ مرکزی ریلی راجن پور شہر میں ختم نبوت چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔

☆…… ۷؍ستمبر کو عالمی مجلس لیہ کے زیر اہتمام موٹر سائیکل ریلی جامعہ اشرف المدارس لیہ سے شروع ہوئی۔ لالہ زار، لدھانہ، کھوکھر آباد، کوٹ سلطان کی ریلیوں نے شمولیت کی، بھاگل مدرسہ حسین ابن علی پر مولانا علی معاویہ نے چکوک کی ریلیوں کے ہمراہ مرکزی ریلی کا استقبال کیا گیا، ریلی چوک اعظم پہنچی، جس میں فتح پور روڈ کے علاقے قاضی آباد، ۳۷ چک، سگو موڑ چکوک سے آنے والی ریلیاں شامل تھیں، ملتان روڈ سے دھوری اڈہ، فیصل آباد روڈ سے کھمبی اڈہ، رفیق آباد اور صابر آباد چکوک کی ریلیوں نے چوک اعظم کی مرکزی ریلی میں شرکت کی، جس کی قیادت مرکزی راہنما عالمی مجلس مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی، جبکہ اس کی نگرانی مولانا محمد نعیم اور مولانا محمد ساجد نے کی۔ ریلی مولانا شجاع آبادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

☆…… ۷؍ستمبر عالمی مجلس سنانواں شہر کے زیر اہتمام ریلی جامع مسجد مدنیہ اڈے والی، سرکاری ہسپتال تا دڑہ چوک منعقد ہوئی۔ مولانا محمد نعیم مبلغ نے قیادت کی۔ قاری محمد حماد کی دعا پر ریلی اختتام پذیر ہوئی۔

☆…… ۷؍ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب کے زیر اہتمام مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ کی زیر قیادت اور مقامی امیر مولانا تنویر احمد کی نگرانی میں ریلی نکالی گئی، ریلی کا آغاز نادرا چوک قائد آباد سے ہوا، الحسیب پلازہ چوک، چھوٹا گول چوک، لاری اڈہ سٹاپ سے ٹریکٹر مارکیٹ سے ہوتے ہوئے شاہین آٹوز تک منعقد ہوئی۔ مٹھہ کھوہ، شمار شہر، گنجیال، اترا، بندیال، ۱۱؍ایم بی، ۱۲؍ایم بی سے ریلیاں مرکزی ریلی میں شریک ہوئیں۔

☆…… ۷؍ستمبر کو سرگودھا سٹی میں روڈ کارواں کا آغاز دفتر ختم نبوت لکڑ منڈی سے ہوا، شہر بھر سے گزرنے کے بعد مسلم بازار میں ختم ہوا، ریلی کی قیادت مولانا خالد عابد اور مولانا نور محمد ہزاروی نے کی۔

☆…… ۷؍ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام سلانوالی میں پیر افضل الحسینی اور مولانا عمران الحسینی کی قیادت میں ریلی نکالی گئی، شہر بھر کا چکر لگانے کے بعد مدنی چوک میں ریلی کا اختتام کیا گیا۔

☆…… ۷؍ستمبر کو عالمی مجلس سرگودھا کے زیر اہتمام فروکہ میں ریلی کا اہتمام ہوا، مدرسہ ربیع القرآن سے شروع ہو کر لاری اڈا پر ختم ہوئی۔ ریلی کی قیادت قاری محمد یوسف رحمانی نے کی۔

☆...... ۷/ستمبر کو چوکی بھاگٹ ضلع سرگودھا چک ۱ے سے ریلی کا آغاز ہوا، پھرو چوک میں شرکاء ریلی جمع ہوئے علماء کرام کے بیانات کے بعد ریلی ختم ہوئی۔ قیادت مولانا زبیر گجر، پیر حسنین ربانی نے کی۔

☆...... ۷/ستمبر کو سرگودھا کے زیر اہتمام میانی میں ملنگا والے چوک سے ریلی شروع ہو کر مدنی چوک لاری اڈہ پر ختم ہوئی، مولانا سربلند الرحمٰن، مولانا عمیم الاحسان اور مولانا محمد بلال نے قیادت کی۔

☆...... ۷/ستمبر کو سیال موڑ ضلع سرگودھا سے ریلی سرگودھا روڈ سے شروع ہوئی، فلنگ اسٹیشن نزد انٹر چینج سیال موڑ پر ختم ہوئی۔ قیادت ڈاکٹر سکندر نے اور پروفیسر امیر نے کی۔ بیان مولانا نور محمد ہزاروی کا ہوا۔

☆...... ۷/ستمبر کو دودہ ضلع سرگوھا میں ریلی مرکزی جامع مسجد سے شروع ہو کر بازار کا چکر لگاتے ہوئے دودہ موڑ لاہور پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کی قیادت مولانا مفتی عبدالصمد ساجد اور بھائی ابوبکر نے کی۔

☆...... ۷/ستمبر کو پتوکی میں ڈگری کالج چوک سے ریلی نکلی، اسٹیشن چوک سے ہو کر ختم نبوت چوک پر ختم ہوئی۔

☆...... ۷/ستمبر کو گوجرانوالہ کے زیر اہتمام موٹر سائیکل ریلی کا انعقاد کیا گیا، ریلی کنگنی والا بائی پاس سے شروع ہو کر اقبال ہائی سکول جی ٹی روڈ پر اختتام پذیر ہوئی، ریلی کی قیادت مولانا محمد اشرف مجددی، حافظ محمد یوسف عثمانی مولانا محمد عارف شامی و مولانا عمر حیات نے کی۔

☆...... ۷/ستمبر کو منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد ریلوے روڈ سے ریلی شروع ہوئی، کالج چوک صدر بازار سے ہو کر پریس کلب پر ختم ہوئی۔ قیادت قاری عبدالواحد اور مولانا محمد قاسم نے کی۔

☆...... ۷/ستمبر کو ملکوال میں میلاد چوک سے ریلی کا آغاز ہوا، جو کہ رانا چوک سے ہوتی ہوئی پریس کلب پہنچ کر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کی قیادت مولانا قاری عبدالواحد اور مولانا محمد قاسم مبلغ نے کی۔

☆...... ۷/ستمبر پھالیہ شہر میں ریلی کا انعقاد مہاجرین مسجد تا پریس کلب ہوا، قاری عبدالواحد نے قیادت کی۔

☆...... ۷/ستمبر شیخوپورہ میں مولانا فضل الرحمٰن منگلا مبلغ کی زیر قیادت کل جماعتی عظیم الشان موٹر سائیکل ریلی کا اہتمام کیا گیا، جو کہ جامعہ فریدیہ ریگل چوک سے براستہ تاجدار ختم نبوت چوک (بتی چوک) فروٹ منڈی سیم چوک سے گزرتی ہوئی پریس کلب پہنچی۔

☆...... ۷/ستمبر کو اٹک کے زیر اہتمام مرکزی عیدگاہ سے ریلی شروع ہو کر مدنی چوک، فوارہ چوک اور لاری اڈا سے ہوتی ہوئی دفتر ختم نبوت فاروق اعظم کالونی ختم ہوئی۔ قیادت قاضی ابراہیم ثاقب الحسینی نے کی۔

☆...... ۷/ستمبر کو مجلس اسلام آباد کے زیر اہتمام ترنول میں ریلی نکالی گئی۔ ریلی کا آغاز جامع مسجد اللہ والی سے اور اختتام پریس کلب اسلام آباد میں ہوا۔ ریلی کی قیادت ترنول کے امیر مولانا محمد اسماعیل نے کی۔

☆...... ۷/ستمبر کو اسلام آباد کے زیر اہتمام دوپہر دو بجے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کی قیادت

میں ریلی کا اہتمام کیا گیا، جو زیرو پوائنٹ سے شروع ہوکر اسلام آباد پریس کلب پر ختم ہوئی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو سرائے نورنگ ضلع لکی مروت میں ریلی کا انعقاد کیا گیا، جس کی قیادت مولانا عبدالغفار نے ونگرانی مولانا ابراہیم ادہمی نے کی، ریلی پاسبان پلازہ سے شروع ہوکر شہر کے مختلف بازاروں سے ہوتی ہوئی مفتی محمود چوک پر جلسے کی شکل اختیار کرگئی، متعدد حضرات کے بیانات کے بعد ختم ہوئی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو تحصیل تخت نصرتی کے زیر اہتمام کرک ہیڈ کوارٹر سپورٹ گراؤنڈ سے ریلی کا آغاز ہوا، جہانگیری حامدان چوک سے ہوکر ہائی وے سے ہوتی ہوئی امیری چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو بنوں مجلس کے زیر اہتمام مفتی عظمت اللہ سعدی کی قیادت میں ریلی کا انعقاد ہوا، میلاد پارک سے ریلی کا آغاز ہوا، شہر کے مختلف بازاروں اور چوکوں سے گزر کر بنوں پریس کلب پر ختم ہوئی۔

☆...... ۷؍ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہنگو کے زیر اہتمام ٹل سٹی میں ریلی کا انعقاد کیا گیا، ریلی کی قیادت مفتی محمد دین نقشبندی نے کی، ریلی پارک چونگی سے شروع ہوکر بنوں چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔

☆...... ۸؍ستمبر کو عالمی مجلس کوئٹہ کے زیر اہتمام بعداز جمعہ جامع مسجد قندھاری میزان چوک تا پریس کلب کوئٹہ ریلی نکالی گئی، ریلی کی قیادت مولانا مفتی محمد احمد، مولانا محمد اویس اور مولانا عنایت اللہ نے کی۔

☆...... ۸؍ستمبر کو عالمی مجلس کراچی کے زیر اہتمام بعد نماز جمعہ کراچی کے سات اضلاع سے ریلیوں کا انعقاد کیا گیا، ضلع جنوبی سے مولانا کلیم اللہ نعمان، ضلع شرقی سے مولانا محمد رضوان قاسمی، ضلع غربی سے مولانا محمد شعیب کمال، ضلع کورنگی سے مولانا عادل غنی، ضلع ملیر سے مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، ضلع وسطی وکیماڑی سے مولانا عبداللہ کی قیادت میں ریلیوں نے پرانی نمائش پر مرکزی ریلی میں شمولیت اختیار کی۔

☆...... ۸؍ستمبر کو حیدرآباد کے زیر اہتمام ریلی نکالی گئی، جو کہ فتح چوک، سبز مسجد ارآئیاں سے ہوتی ہوئی پریس کلب حیدرآباد پہنچ کر اختتام پذیر ہوئی۔ قیادت ڈاکٹر عبدالسلام قریشی اور مولانا ابرار شریف نے کی۔

☆...... ۸؍ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدین کے زیر اہتمام گولارچی میں بعد نماز جمعہ مرکزی جامع مسجد تا پریس کلب گولارچی ریلی کا انعقاد ہوا، ریلی کی قیادت مولانا محمد ابراہیم صدیقی نے کی۔

☆...... ۸؍ستمبر کو گوجرانوالہ کے زیر اہتمام علی پور چٹھہ میں بعد نماز جمعہ مدینہ چوک تا ختم نبوت چوک ریلی منعقد ہوئی۔ ریلی کی قیادت مولانا افضال الحق اور نگرانی مولانا عبدالرحمٰن نے کی۔

☆...... ۹؍ستمبر کو مجلس کے زیر اہتمام مری میں عظیم الشان ریلی قاری سیف اللہ سیفی کی قیادت میں نکالی گئی، جو کہ ڈاک خانہ چوک مری سے شروع ہوکر مال روڈ سے ہوتی ہوئی چنار چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔

قادیانیوں سے چند سوالات

قسط نمبر:6　مولانا عتیق الرحمٰن

۲۶...... مرزا قادیانی پر اعتراض ہوا کہ حج کیوں نہیں کیا؟ جواب میں کہا کہ ''آن حضرت ﷺ دس سال مدینہ میں رہے دو دن کا راستہ مکہ اور مدینہ میں تھا۔'' (ملفوظات ج۹ ص۳۲۴) دوسری جگہ کہا کہ ''آپ ﷺ مکہ سے گیارہ دن میں مدینہ پہنچے۔'' (ست بچن ص۶۷ خزائن ج۱۰ ص۱۹۱)

سوال یہ ہے کہ کیا کوئی قادیانی بتا پائے گا کہ مرزا قادیانی کا کون سا قول مکہ اور مدینہ کی مسافت کے متعلق درست ہوگا پہلا یا دوسرا؟

۲۷......مرزا قادیانی نے کہا کہ ''وما جاء فی الحدیث لفظ النزول من السماء'' (ترجمہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کسی حدیث میں لفظ آسمان سے اتریں گے نہیں آیا'' (انجام آتھم ص۱۲۹ خزائن ج۱۱ ص۱۲۹) اسی بات کو ثابت کرنے کے لئے مرزا قادیانی نے حدیث رسول ﷺ کے اندر اپنی مرضی سے کمی کرتے ہوئے اپنی کتاب میں کنز العمال کی ایک حدیث کو نقل کیا جس کے اندر لفظ ''من السماء موجود تھا لیکن مرزا قادیانی نے اس عبارت کو اڑا دیا۔ ایک جگہ نہیں بلکہ دو جگہ اسی عبارت میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں۔ (حمامۃ البشری ص۸۸و۸۹ خزائن ج۷ ص۳۱۲و۳۱۴) سونے پے سہاگہ کہا جائے یا شامت اعمال کہ خود اس بات کے قائل بھی ہیں کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ آسمان سے اتریں گے۔ ''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص۸۱ خزائن ج۳ ص۱۴۲) اسی طرح ایک اور جگہ بھی مرزا قادیانی نے لکھا ''کہ ابن واطیل کی روایت ہے کہ نزول عیسی یکون وقت صلوۃ العصر فی الیوم السادس من الایام المحمدیۃ ......الخ یعنی نزول عیسی محمدی دن کے عصر کے وقت میں ہوگا جب تین حصے اس دن کے گذر چکیں گے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۱۳ خزائن ج۱۷ ص۲۸۳و۲۸۴)

اب سوال یہ ہے کہ کوئی شخص ایک چیز کا حدیث میں ہونے کا انکار کرے پھر اپنے اس انکار کو پختہ کرنے کے لئے احادیث رسول اللہ ﷺ میں تحریف کرے اور اپنی ہی کتاب میں بتائے کہ جس بات کے متعلق میں کہتا ہوں کہ وہ کسی حدیث میں نہیں وہ بات فلاں کتاب (مسلم شریف) میں موجود ہے تو ایسے شخص کو مصلح و مسیح مانا اور کہا جائے گا یا پاگل اور جاہل؟

۲۸...... مرزائیوں کے ایک مناظر مولوی اللہ دتہ مرزائی جالندھری نے لکھا کہ ’’اسلام کے تمام فرقوں میں سے صرف احمدی (مرزائی) فرقہ ہی ناجی ہے‘‘ یعنی قادیانیت ہی وہ فرقہ ہے جو نجات کا مستحق ہے باقی تیرہ یا چودہ سو سال کے مسلمان ناجی نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ’’**فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الھدی ھدی محمد ﷺ وشر الامور محدثاتھا و کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار**‘‘ (صحیح مسلم) آپ ﷺ نے فرمایا دین میں کل نئی چیزیں بدعت ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت آگ میں لے جانے والی ہے۔‘‘ اس حدیث کی رو سے ناجی وہ فرقہ ہوگا جو قدیم ہوگا نہ کہ جدید۔ جدید بدعتی ہوگا اور بدعتی جہنمی۔ مرزا قادیانی کا بیٹا بشیرالدین محمود قادیانی نے انگریز شہزادہ ویلز کو خط لکھا۔ اس میں بڑی لجاجت سے درخواست کی کہ ’’حضور عالی! چوں کہ ہماری جماعت نئی ہے اور تعداد میں بھی دوسرے جماعتوں کے مقابلہ میں کم ہے۔‘‘ (تحفہ شہزادہ ویلز ص ۱۹۶ انوار العلوم ج ۶ ص ۵۳۴)

کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ حدیث مبارکہ کی روشنی میں وہ ناجی کیسے ہیں؟ حالانکہ بشیرالدین محمود کہتا ہے کہ ہم نئی جماعت کے لوگ ہیں گویا بدعتی ہیں۔ اور بدعتی کے متعلق جو حکم حدیث میں مذکور ہے وہ قادیانی جماعت پر لگے گا یا نہیں؟

۲۹...... مرزا قادیانی تھے تو مرد پھر اچانک ہی عورت بن گئے اور پھر ان کو حیض آنا شروع ہوا۔ پھر بچہ کی تیاری کے دوران وہ حیض رک گیا۔ جیسا کہ عام عورتوں میں ہوتا ہے۔ (ملخص تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۴۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱) پھر مرزا قادیانی میں عیسیٰ علیہ السلام کی روح پھونکی گئی۔ اور پھر میعاد حمل ۹ ماہ بعد بچہ ہوا اور درد زہ تنہ کھجور کی طرف لے گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷ و ۱۳۸ خزائن ج ۲۲ ص ۳۵۰ و ۳۵۱)

کیا کوئی مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار بتائے گا کہ مرزا کو حیض کس راستے سے آتا تھا؟ اور کس راستے سے ان کے اندر عیسیٰ کی روح پھونکی گئی؟ اور کس بچہ دانی میں پرورش پاتا رہا؟ اور کس راستے سے ۹ ماہ بعد نکلا؟ اس سے بڑھ کر مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ ابن مریم ہونے کا اور اس تمام صورت حال سے تو عیسیٰ علیہ السلام کی ماں ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے حاملہ ہو کر عیسیٰ کو جنا۔ اب آپ ہی بتا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی ابن مریم تھا یا ام عیسیٰ؟

ختم نبوت کورس جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶، ۲۷؍اگست ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد حسین بن علی محلّہ آرائیاں جھنگ میں بعد نماز مغرب تا عشاء دو روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ کورس میں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے عقیدہ ختم نبوت، رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام اور کذبات مرزا کادیانی پر اسباق پڑھائے۔

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

مولانا محمد عنایت اللہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام ۳۱؍اگست ۲۰۲۳ء کو ریلوے ہاکی گراؤنڈ میں ۶۰ ویں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس امیر مرکزیہ حضرت حافظ محمد ناصرالدین خان خاکوانی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سرپرستی حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ نے فرمائی۔ کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں فرزندان توحید اور شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ ریلوے ہاکی گراؤنڈ کا وسیع اور عریض میدان تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ کانفرنس کی کل تین نشستیں ہوئیں:

پہلی نشست شام چار بجے شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد جہانگیر نے کی اور ہدیہ نعت مولانا عطاء اللہ شاد نے پیش کیا۔ راقم الحروف، صوبائی مبلغین مولانا محمد اویس، مولانا عبدالغنی مبلغ گوادر، مولانا محمد زکریا زاکری راہنما جمعیت اہل حدیث اور مولانا عطاء الرحمٰن رحیمی کے بیانات ہوئے۔ دوسری نشست عصر کی نماز کے بعد ہوئی۔ قاری عبدالوہاب نے تلاوت کی۔ مولانا عطاء اللہ شاد نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا قاری عبدالرزاق، مفتی محمد احمد ناظم تبلیغ بلوچستان، حافظ حسین احمد شرودلی نائب امیر بلوچستان اور مولانا انوارالحق حقانی رکن مجلس شوریٰ کے بیانات ہوئے۔ تیسری نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوئی، جس میں قاری محمد سہیل ترین نے تلاوت کی اور مولانا عبدالمصور سرور نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ امیر مرکزیہ حضرت حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا حافظ حمداللہ مرکزی راہنما جمعیت علماء اسلام، مولانا مفتی کفایت اللہ جمعیت علماء اسلام، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا حافظ محمد یوسف چمن، بی.این.پی کے مرکزی راہنما ملک نصیر احمد شاہوانی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد اویس مبلغ بلوچستان نے انجام دیئے۔ جملہ امور کی نگرانی امیر عالمی مجلس بلوچستان مولانا قاری عبداللہ منیر کرتے رہے۔

کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا مفتی محمد احمد، مولانا نعمت اللہ، مولانا عطاء الرحمٰن رحیمی، مولانا محمد شاہ آغا، مولانا محمد انور، مولانا عبدالغنی، مولانا حکمت اللہ، مولانا حبیب الرحمٰن، حاجی خلیل الرحمٰن، حاجی گل محمد، حاجی محمد عمران، ڈاکٹر عتیق الرحمٰن، حاجی عبدالواحد، جناب صدرالدین آغا، قاری سعداللہ، قاری حمزہ ملوک وغیرہ نے خوب محنت اور کوشش کی۔ کانفرنس کی اختتامی دعا حضرت امیر مرکزیہ نے فرمائی۔

تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس حیدرآباد

مولانا ابرار شریف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد ڈویژن کے زیراہتمام مورخہ یکم ستمبر۲۰۲۳ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب میانی روڈ ٹاور مارکیٹ چوک پر تیسری عظیم الشان فقید المثال تاریخ ساز تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا پیر ناصرالدین خاکوانی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے جب کہ سرپرستی صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے کی، کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں فرزندان توحید اور شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ میانی روڈ کا وسیع پنڈال تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ کانفرنس کی دو نشست ہوئیں: کانفرنس کی پہلی نشست مغرب کے وقت شروع ہوئی، جس میں تلاوت کلام پاک حافظ عبدالقدوس نے کی، نعتیہ کلام حزیفہ کریم اور محمد نعمان نے پیش کیا۔ مولانا حنیف سیال، مولانا سلمان شاہ کے بیانات ہوئے۔

دوسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی، قاری نعیم اللہ حبیب نے تلاوت کلام پاک کی۔ حافظ عبداللہ عبدالقادر نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس سے امیر مرکزیہ مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، نائب امیر مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، سابق سینٹر حافظ حمداللہ، مولانا عبدالمجیب قریشی، مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن، مولانا تاج محمد ناہیوں اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض مولانا توصیف احمد نے ادا کئے۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر نظر رکھتے ہوئے ان کو امتناع قادیانیت ایکٹ کا پابند بنایا جائے اور جھوٹے مدعی مہدویت گوہر شاہی کی تنظیم انجمن سرفروشان اسلام پر پابندی ہے، اس کے خلاف غیرقانونی سرگرمیوں پر قدغن لگائی جائے۔

کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی محترم قاری عبدالرشید، مولانا ضیاء الرحمٰن طاہر، مولانا محمد گلزار، قاری محمد اعظم، مولانا ابراہیم، مولانا عبدالرزاق، مفتی محمد طارق، مولانا محمد آفاق اور اہلیان میانی روڈ نے کی۔ کانفرنس میں استاذ الحدیث مولانا عبدالسلام قریشی، مولانا تجمل حسین، مفتی محمد عرفان، مفتی محمد فصیح، مولانا محمد راشد محبوب، مفتی محمد خالد، مولانا محمد ابراہیم سومرو، حضرت مولانا جمیل الرحمٰن سومرو، مفتی محمد عرفان، مفتی ذوالفقار، ڈپٹی میئر حیدرآباد صغیر قریشی، سابق ایم پی اے راشد خلجی، اقبال نیاز ارائیں اور دیگر سیاسی و مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں سمیت دینی مدارس کے اساتذہ طلباء اور شہریوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

فقید المثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور

مولانا عبدالنعیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت ۶ ستمبر ۲۰۲۳ء کو وحدت روڈ کرکٹ گراؤنڈ میں امیر مرکزیہ مولانا پیر حافظ ناصر الدین خان خاکوانی اور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس تاریخ ساز کانفرنس کی تیاری کے لئے ایک سو سے زائد مقامات پر اجلاسات، کنونشنز اور کانفرنسز کا انعقاد مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی زیر نگرانی کیا گیا۔

۶ ستمبر کرکٹ گراؤنڈ میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر، قائد پی ڈی ایم مولانا فضل الرحمٰن، جامعہ اشرفیہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی، قائد وفاق المدارس العربیہ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، امیر جماعت اسلامی جناب سراج الحق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، جے یو آئی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، مہتمم جامعہ فتحیہ حافظ میاں محمد نعمان، مفتی خالد محمود، مولانا نور محمد ہزاروی، صدر حفیظ سنٹر جناب محمد فیاض بٹ، شیخ الحدیث مولانا محبّ النبی، مولانا سید محمود میاں، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ کے خطیب مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا سید رشید میاں، سیکرٹری جنرل پنجاب حافظ نصیر احرار، مولانا محمد رضوان عزیز، اقرأ روضۃ الاطفال کے مدیر مفتی محمد، سید سلمان گیلانی، مولانا شاہد عمران عافی، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا خالد عابد، مولانا محمد عارف شامی، مولانا فقیر اللہ اختر، قاری ذکی اللہ کیفی، مولانا فضل الرحمٰن منگلا، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد ارشاد، مولانا محمد سمیع اللہ، مولانا محمد عرفان بزیزی اور راقم الحروف سمیت متعدد حضرات کے بیانات ہوئے۔ علماء، قراء، تاجر برادری اور عاشقان مصطفیٰ نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔

مقررین نے کہا کہ قادیانیوں کو مراعات اور تحفظ فراہم کرنے کی کوششیں ملکی استحکام کے خلاف سازش ہیں۔ قادیانی جماعت کے اسرائیل سے گہرے روابط ہیں، قادیانی اسرائیل میں ٹریننگ حاصل کر کے اسلامی ممالک کا امن وامان تباہ کرتے ہیں۔ این جی اوز کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ ناقابل برداشت ہے۔ مسلم ممالک کے سربراہان اپنے ممالک میں قادیانی جماعت کو ایک اسلام دشمن دہشت گرد تنظیم قرار دیں۔

فقید المثال و پر وقار یوم تحفظ ختم نبوت ریلی ملتان

مولانا محمد امین

۷؍ستمبر ۲۰۲۳ صبح دس بجے دفتر مرکزیہ ختم نبوت ملتان سے عظیم الشان موٹر سائیکل ریلی نکالی گئی۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسول عربی شریک ہوئے۔ ختم نبوت کے پروانے صبح سویرے ہی دفتر مرکزیہ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مرکزی جامع مسجد میں علماء کرام نے لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے حوالہ سے آگاہی فراہم کی اور تحفظ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ قاری فاروق احمد تونسوی نے تلاوت کلام پاک کی۔ حافظ ضیاء الرحمٰن اور حافظ محمد اشرف نے نعتیہ کلام اور ختم نبوت کے ترانے پیش کئے۔ شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد اسد مدنی و مولانا محمد عنایت الکریم جامعہ دارالعلوم رحیمیہ ملتان، مولانا محمد وقاص کریم مہتمم جامعہ عمر بن خطاب، مولانا محمد انس اور مولانا محمد وسیم اسلم کے بیانات ہوئے۔

ریلی میں تحفظ ختم نبوت کے پروانے اپنے ہاتھوں میں کتبے اٹھائے، سینوں پر ختم نبوت زندہ باد کے بیجز لگائے، اس شان سے نکلے کہ جس نے دیکھا دیکھتا رہ گیا۔ ہر مکتب فکر اور ہر شعبہ زندگی کے لوگ شریک ہوئے۔ جس کو موٹر سائیکل میسر نہیں آئی وہ سائیکل پر سوار ہو کر نکلا اور کچھ شمع رسالت کے پروانے تمام راستہ پیدل چلے۔ بڑی گاڑیوں اور رکشوں پر ساؤنڈ لگا کر ختم نبوت کے ترانے اور نظمیں چلا کر لوگوں نے عشق رسالت کا ثبوت دیا۔ ڈیرہ اڈا چوک پر قاری محمد حارث، مولانا محمد بلال، مولانا محمد سعید کی جانب سے استقبالیہ کیمپ لگایا تھا جہاں پر شرکاء ریلی پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں اور شربت پلایا گیا۔ ریواڑی برادری کے حضرات، مولانا محمد جنید کی زیرنگرانی ایک گاڑی میں پانی کی بوتلیں لے کر ساتھ ساتھ رہے اور لوگوں کو پانی فراہم کیا۔ عیدگاہ چوک پر مولانا محمد زبیر، مولانا اسد محمود، مولانا عبدالحمید، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا محمد معین، مولانا اسد اللہ ضیاء کی جانب سے استقبالیہ کیمپ لگایا گیا، یہاں پر پانی کی بوتلیں اور جوس کے ڈبے شرکاء کو دیئے گئے۔ اختتام ریلی سے قبل علماء کرام نے بیانات فرمائے۔ مقررین نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ پر روشنی ڈالی اور تحریک ختم نبوت میں گراں قدر خدمات سرانجام دینے والے علماء کرام و دانشوران کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے ملتان انتظامیہ و پولیس و دیگر اداروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ فول پروف سیکورٹی انتظامات پر ہم تمام اداروں کا تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی، لیکن الحمدللہ کسی قسم کی کوئی پریشانی پیش نہیں آئی۔ ایک پتہ یا ایک گملا ٹوٹنا تو در کنا کوئی چیز اپنی جگہ سے بھی نہ ہلی۔

ریلی میں ملتان شہر کے تمام نگران حضرات نے اپنے اپنے رفقاء کرام کے ہمراہ بھرپور شرکت و تعاون کیا۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

ایک ہفتہ ختم نبوت کی بہاریں کوئٹہ پشین، کچلاک، چمن

۱۵؍جولائی ۲۰۲۳ء جامعہ مفتاح العلوم پشین میں کورس منعقد ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد راشد مدنی نے اسباق پڑھائے۔ اسی دن شام کو جامعہ کنز العلوم پشین میں مولانا عنایت اللہ، مولانا محمد اویس، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسباق پڑھائے۔ ۱۶؍جولائی جامعہ مرکزی دارالعلوم پشین میں کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عنایت اللہ، مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسباق پڑھائے۔ شام کو جامعہ دارالعلوم حرمزئی میں کورس منعقد ہوا، مذکورہ بالا تمام حضرات کے اسباق ہوئے۔ ۱۷؍جولائی ۲۰۲۳ء کو گلشن حضرت شیخ گل حبیبؒ جامعہ سراج العلوم سعدیہ کوئٹہ میں، شام کو جامعہ العلوم الاسلامیہ کچلاک میں کورسز ہوئے، جس میں مفتی محمد احمد، مولانا محمد عنایت اللہ، مولانا محمد اویس، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اسباق پڑھائے۔ ۱۸؍جولائی ۲۰۲۳ء جامعہ اسلامیہ علامہ عبدالغنیؒ چمن میں مولانا محمد یوسف کی نگرانی میں کورس منعقد ہوا۔ اسی روز دارالعلوم چمن، تدریس القرآن اور احسن العلوم میں بھی کورس ہوئے، تمام حضرات کے اسباق ہوئے۔ ۱۹؍جولائی ۲۰۲۳ء ہلپر سکول میں کورس منعقد ہوا۔ مولانا محمد اویس نے بیان کیا۔ ۱۰ بجے جامعہ ادارۃ القرآن محمدی میں پروگرام منعقد ہوا، شام کو جامعہ امدادیہ میں کورس ہوا، مذکورہ بالا پانچوں حضرات کے بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب تا عشاء جامعہ اسلامیہ لالا خان کوئٹہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ دیگر حضرات کے علاوہ مولانا عبدالخبیر آزاد اور مولانا نعمت اللہ کے بھی خطاب ہوئے۔ ۲۰؍جولائی صبح سپیشل سکول میں، دس بجے گول مسجد کوئٹہ میں اور شام کو جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن میں کورسز منعقد ہوئے۔ ان تمام پروگرامات کی نگرانی مبلغین مولانا محمد اویس اور مولانا عنایت اللہ نے کی۔

چک نمبر۲۲ ضلع سانگھڑ میں غیر قانونی مرزائی مرزاڑہ (عبادت گاہ) کی تعمیر

۲۲ چک ضلع سانگھڑ میں قادیانیوں نے آئین و قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے مرزاڑہ (عبادت گاہ) کو مسجد کی شکل میں تعمیر کیا، جس کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے ۴ جولائی ۲۰۲۳ء کو سانگھڑ میں جناب عابد بلوچ سے رابطہ کیا، انہوں نے موقع پر

جاوید چانڈیو اور سنجھورو محمد علی زرداری کے ہمراہ پولیس کی بھاری نفری چک نمبر۲۲ میں بھیجی، موقع پر پہنچ کر جائزہ لینے کے بعد قادیانیوں کی عبادت گاہ کو سیل کر کے پولیس تعینات کر دی گئی، مسلمانوں کی مدعیت میں سنجھورو تھانہ میں ایف آئی آر درج کرائی گئی۔ لیکن پولیس کارروائی کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیتی رہی، ۷ جولائی ۲۰۲۳ء کو چک نمبر۲۲ میں پرامن احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی ملزمان کو قانون کا پابند بنانے کے لئے اقدامات کرے۔ لیکن کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

یکم اگست ۲۰۲۳ء کو مولانا تجمل حسین، مولانا افضل، عمران، عبدالرؤف اور مولانا عبدالغفور مینگل نے پریس کلب سانگھڑ میں ہنگامی پریس کانفرنس کی، انہوں نے کہا کہ چک نمبر۲۲ میں قادیانیوں کی غیر قانونی عبادت گاہ کے خلاف اہل علاقہ و مذہبی جماعتوں کی جانب سے احتجاج اور کیس درج ہونے کے بعد اب تک قادیانی ملزمان کے خلاف کارروائی نہ کی گئی اور سانگھڑ پولیس مرکزی قادیانی ملزمان مبینہ اظہر، مظہر اور ان کے سرپرستوں کی حمایت و پشت پناہی کر رہی ہے۔ مسلمانوں نے مطالبہ کیا کہ سانگھڑ پولیس مرکزی قادیانی ملزمان اور ان کے سرپرستوں کو فوری طور پر گرفتار کرے، انہوں نے آئی جی سندھ و دیگر اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ قادیانی ملزمان کو گرفتار کر کے مسجد کی طرز پر بنائی گئی ان کی عبادت گاہ کو ختم کیا جائے، بصورت دیگر بھرپور احتجاج کیا جائے گا۔ لیکن انتظامیہ کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی، مسلمانوں نے ایک بھرپور لیکن پرامن احتجاجی ریلی نکالی جس میں کثیر تعداد میں ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ ۲/اگست کو علماء کرام کے بھرپور وفد نے جناب یونس چانڈیو سے ملاقات کی، ری انویسٹی گیشن کی درخواست دی، جس پر انہوں نے ایک کمیٹی شیر علی جمالی کی سربراہی میں تشکیل دی، اس کمیٹی نے بھی کوئی خاطر خواہ کام نہ کیا۔ علماء کرام مسلسل جدوجہد میں لگے رہے، اعلیٰ حکام کو بیدار کرنے کے لئے، کبھی احتجاجی ریلیاں، کبھی ملاقاتیں، کبھی سفارشیں۔

بالآخر ۲۳/اگست ۲۰۲۳ء کو قادیانیوں نے تمام اہل علاقہ مسلمان اور علماء کرام کے سامنے انتظامیہ کو اسٹام پر لکھ کر دیا کہ آئندہ کوئی غیر قانونی کام نہیں کریں گے۔ تمام مسلمانوں کے سامنے قادیانی عبادت گاہ سے مسجد والی شناخت کو ختم کر دیا گیا۔ فالحمدللہ اولاً و آخراً!

منکیرہ بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منکیرہ کے زیر اہتمام دو روزہ ختم نبوت کورس ۵، ۶/اگست ۲۰۲۳ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ میں بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر منعقد ہوا۔ مولانا عبدالماجد حیدری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منکیرہ نے نگرانی کی۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ جھنگ، مولانا محمد ساجد مبلغ میانوالی اور مولانا محمد نعیم ضلعی مبلغ نے اسباق پڑھائے۔ پروگرام میں کثیر تعداد میں حضرات نے شرکت کی۔

پانچ روزہ ختم نبوت کورس و کانفرنس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیراہتمام ۶ تا ۱۰؍اگست ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد رحمۃ للعالمین ۲۸۴ پھاٹک گوجرہ میں مولانا سعداللہ کی زیرسرپرستی اور مولانا عبداللطیف کی زیرصدارت ۵ روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مجاہد مختار، مولانا عطاء اللہ نقشبندی، مولانا مصدق عباس، ضلعی مبلغ مولانا ارشاد فاروقی، مولانا اسعد مدنی کے لیکچرز و بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا مولانا اسعد مدنی نے کرائی۔ ۱۴؍اگست کو اختتامی تقریب اور کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت مولانا عبداللطیف، سرپرستی مولانا سعداللہ لدھیانوی نے کی۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا شیخین توحیدی، مولانا رحمت اللہ ارشد، مولانا افتخار الحسن، ضلعی مبلغ مولانا ارشاد فاروقی کے بیانات ہوئے۔

مولانا عابد کمال کا سہ روزہ تبلیغی دورہ بٹگرام

مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸؍اگست ۲۰۲۳ء سہ روزہ تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۶؍اگست کو دارالعلوم کوثر القران ویگن اڈہ مین بازار بٹگرام میں زیرنگرانی شیخ الحدیث مولانا فریدالدین، مولانا عابد کمال نے درس دیا۔ بعد نماز ظہر جامع مسجد ابوبکر صدیق مین بازار بٹگرام میں زیرصدارت مولانا نجم الدین درس ہوا۔ سہ پہر ۳ بجے دارالعلوم بٹگرام میں زیرانتظام مفتی بخت منیر، مولانا عابد کمال نے درس دیا۔ تمام ضلعی راہنما بٹگرام شریک رہے۔ بعد نماز عصر تا مغرب مدرسہ تعلیم القرآن گیٹو پیزہ چھپرگرام زیرانتظام مولانا تاج الرحمٰن بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء مین جامع مسجد پھگوڑہ زیرانتظام مولانا غلام ربی و مولانا طیب، مولانا عابد کمال نے بیان کیا۔ ویلیج کونسل پھگوڑہ کے جملہ ذمہ داران کے علاوہ علماء کرام شریک درس رہے۔ ۱۷؍اگست صبح ۹ بجے مدرسہ جامعہ فریدیہ میں زیرانتظام مولانا محفوظ الحق بیان ہوا۔ ۹ بجے جامعہ دارالاسلام میں، دس بجے مدرسہ اشاعت الاسلام کس پل زیرانتظام مولانا قاری محمد یوسف، بعد نماز ظہر مکی مسجد ڈاک بنگلہ تھاکوٹ میں مفتی ثناء الرحمٰن کے زیرانتظام، سہ پہر ۴ بجے مدرسہ جامعہ زکریا دوراہا بٹگرام میں زیرانتظام مولانا قاری اسرائیل، شام کو جامع مسجد مدنی برپاو ویلیج کونسل اجمیرہ میں زیرانتظام مفتی شاہ خالد بیانات ہوئے۔ ۱۸؍اگست کو صبح ساڑے ۷ بجے ہائی اسکول مین بازار میں زیرانتظام پرنسپل ادارہ ہذا لیکچر ہوا۔ خطبہ جمعہ جامع مسجد پائمال شریف میں زیرانتظام مولانا عبدالماجد اور جملہ ذمہ داران، مہمان خصوصی مولانا عابد کمال نے ارشاد فرمایا۔ بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد تمائی زیرانتظام مولانا محمد اظہر و جملہ ذمہ داران درس ہوا۔ یہ تمام دروس زیر صدارت ضلعی امیر بٹگرام مولانا نجم الدین منعقد ہوئے۔ (مولوی نظام الدین بٹگرام)

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا دورہ مانسہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مانسہرہ کے دوروزہ دورہ پر ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ ۱۸، اگست ۲۰۲۳ء کو مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے تاریخی خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے امیر مفتی وقارالحق عثمان نے فرمائی۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد دیبگراں میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت وخطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتاح الاسلام نے کی۔

۱۹، اگست صبح گیارہ بجے جامعہ عربیہ سراج العلوم جدید ٹھاکرہ مانسہرہ میں طلباء واساتذہ سے بیان فرمایا۔ بعد نماز ظہر ہزارہ یونیورسٹی جامع مسجد انوارالقران میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں خطاب فرمایا، مولانا عامر محمود نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد داتہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب فرمایا کانفرنس کی میزبانی مولانا عنایت الرحمٰن نے فرمائی۔ ان تاریخی کانفرنسوں کی تیاری کے سلسلے میں پروفیسر شجاعت علی شاہ، مولانا عبدالقدیر اور ختم نبوت یوتھ فورس داتہ کے رضا کار متحرک نظر آئے۔ علاوہ ازیں سید بلال شاہ، رئیس علی قریشی، ڈاکٹر لیاقت علی ظفر، مولانا احمد سرور، رہاست علی، افسر، خالد، اسد علی، جمیل صدیقی، عدنان سالم خان اور ان کی پوری ٹیم نے جس طرح کانفرنسوں کی تیاری کے سلسلے میں محنت کی، وہ قابل تحسین ہے، سینئر صحافی اکرام قریشی ان کے شانہ بشانہ رہے۔ (سید فاروق شاہ)

تحفظ ختم نبوت کنونشنز ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸ راگست ۲۰۲۳ء کو جامعہ مسجد صفہ غوث آباد ملتان میں زیر نگرانی مولانا مفتی محمد رب نواز وزیر صدارت مولانا مفتی شمس الدین کنونشن منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک، ہدیہ نعت اور ترانہ ختم نبوت کے بعد مولانا مفتی عنایت الکریم اور مولانا محمد وسیم اسلم کے بیانات ہوئے۔

۲۶ راگست ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد بیت المعمور محلّہ پیر کالونی نمبر ۲ میں مولانا حافظ معین الدین کی زیر نگرانی ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا، حافظ برہان الدین قمر نے نعتیہ کلام پیش کیا، مولانا مفتی عمر فاروق کے بیان کے بعد خصوصی بیان شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔

۲۷ راگست ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد ختم نبوت ہیڈ نوبہار ملتان میں تحفظ ختم نبوت کنونشن مولانا محمد ابراہیم و مولانا اسد اسلم کی زیر نگرانی منعقد ہوا، جس میں نقابت کے فرائض مولانا مفتی عمر فاروق نے انجام دیئے، قاری محمد سلیمان، حافظ مبشر تبسم اور عبدالشکور ربانی برادارن نے نعتیہ کلام اور ختم نبوت کے ترانے پیش کئے، مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان اور حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔

۳۰؍اگست ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ نزد سنٹرل جیل، زیرنگرانی مولانا مفتی ربنواز کنونشن منعقد ہوا، عبدالشکور ربانی برادران نے ہدیہ نعت وترانہ ختم نبوت پیش کیا۔ مولانا محمد یعقوب رحمانی و مولانا مفتی محمد عنایت الکریم جامعہ دارالعلوم رحیمیہ اور مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان کے بیانات ہوئے۔

۳۰؍اگست ۲۰۲۳ء بعد نماز عشاء مدرسہ تحسین القرآن رشید آباد میں کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی نگرانی حلقہ کے ذمہ دار مولانا محمد جنید نے کی، کنونشن میں خصوصی بیان مولانا حافظ محمد انس نے کیا۔

۳۱؍اگست ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب جامع مسجد کوثر فیصل کالونی پیراں غائب روڈ ملتان میں کنونشن منعقد ہوا، مولانا عطاء الرحمٰن نے نقابت کی۔ مولانا محمد اکمل اور مولانا محمد وسیم اسلم کے بیانات ہوئے۔

یکم ستمبر ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب جامعہ مسجد سیدہ فاطمۃ الزہراء ڈبل پھاٹک میں مولانا قاری محمد نوید کی نگرانی میں کنونشن منعقد ہوا۔ صدارت مولانا مفتی شمس الدین نے کی۔ جناب محمد ندیم نے نعتیہ کلام پڑھا، مولانا مفتی عنایت الکریم اور مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کنونشن تحصیل شبقدر ضلع چارسدہ

۲۱؍اگست ۲۰۲۳ء شبقدر ضلع چارسدہ میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی مبلغ مولانا مفتی راشد مدنی نے خطاب فرمایا۔ کنونشن میں پرائیویٹ اور سرکاری اسکولز کے اساتذہ و پرنسپل حضرات نے شرکت کی۔ میزبان مولانا میں ایاز حقانی، مولانا طاہر اللہ درویش، مولانا عبدالمعبود و دیگر حضرات تھے۔

مبلغین حضرات کا دورہ پنوں عاقل و گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل کے زیر اہتمام ۲۲؍اگست کو مدرسہ اشاعت القرآن، دارالعلوم عزیزیہ، جامعہ ام الخیر حمادیہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر نے خطابات کئے۔ ۲۳؍اگست ۱۱ بجے ہائر سکینڈری سکول میں مولانا توصیف احمد، حافظ عبدالغفار شیخ، قاری جمیل الرحمٰن اور مولانا محمد حسین ناصر کے بیانات ہوئے۔ دن بارہ بجے بار کونسل گھوٹکی میں وکلاء حضرات سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد حسین ناصر نے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر جامعہ نعیم ندیم اور بعد عشاء مرکز ختم نبوت پنوں عاقل میں مولانا محمد حسین ناصر، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ سرپرستی مولانا حاجی محمد حسین جتوئی نے کی۔ بعد مغرب مدرسہ قاسم العلوم میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مفتی مصطفیٰ عزیز، مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت دیگر حضرات کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۵؍اگست ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد مقداد بن اسود القریش فیز۲

شیر شاہ روڈ ملتان میں قاری امان اللہ مدنی کی زیر صدارت اور مولانا محمد مرسلین کی زیر نگرانی کانفرنس منعقد ہوئی۔ نقابت کے فرائض مولانا مفتی محمد آصف قادری نے انجام دیئے، ضلعی مبلغ مولانا محمد وسیم اسلم اور شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مولانا مفتی عتیق الرحمٰن، مولانا زبیر احمد، مولانا عبدالغفار اور مولانا عبدالحمید نے پروگرام کی کامیابی کے لئے بھرپور محنت کی۔

نیز ۲۵/اگست کا خطبہ جمعہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد الحبیب حسن پروانہ روڈ ملتان میں ارشاد فرمایا، جس کی نگرانی مولانا قاری محمد حارث نے کی۔

تاجدار ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

۲۶/اگست ۲۰۲۳ء گھوٹکی میں عظیم الشان تاجدار ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت ضلعی امیر سید محمد شاہ اور زیر نگرانی محمد یوسف ناظم مجلس گھوٹکی منعقد ہوئی۔ مولانا محمد داؤد، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی کے بیانات ہوئے۔ مفتی نور محمد نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس جہانیاں

۲۶/اگست ۲۰۲۳ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس قاضی محمد اسحاق کی صدارت اور حافظ محمد عدیل کمبوہ کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری خلیل الرحمٰن، نعتیہ کلام حافظ محمد بن الیاس اور عبدالشکور برادران نے پیش کیا۔ مولانا محمد عدنان، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد الیاس، مولانا محمد وسیم اسلم مبلغ ملتان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا زبیر احمد صدیقی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس میلسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۷/اگست ۲۰۲۳ء جامع مسجد عدالت والی میں ختم نبوت کانفرنس امیر مجلس مفتی محمود احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت قاری خلیل الرحمٰن اور ہدیہ نعت محمد نعیم قریشی اور قاری محمد آصف رشیدی نے پیش کیا۔ مولانا محبوب احمد، ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی کے بیانات ہوئے۔ نقابت مولانا قاضی عبدالخالق نے کی۔ اختتامی دعا مولانا محمد یاسین مدیر جامعہ ابوہریرہ میلسی نے فرمائی۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار قائد آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۷/اگست ۲۰۲۳ء دن تین بجے قائد میرج ہال میں تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا، حافظ محمد یاسر نے تلاوت جب کہ مولانا وقار یونس حسانی نے ہدیہ نعت پیش کیا،

مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا حبیب اللہ، مولانا عزیر گل، سید صلاح الدین ڈائریکٹر سکالر سکول قائد آباد، چوہدری فاروق صادق صدر انجمن تاجران نے خطابات کئے، مولانا تنویر احمد نے نقابت کی۔

ختم نبوت کانفرنس میاں چنوں

۲۸ ؍اگست ۲۰۲۳ء عالمی مجلس میاں چنوں کے زیراہتمام جامع مسجد الفیصل میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد فیصل عمران اشرفی، نگرانی مفتی عبدالغفور نے کی۔ تلاوت حافظ محمد مزمل، حافظ عبدالرحیم، نعتیہ کلام حافظ عبدالرحمٰن اور طاہر بلال چشتی نے پیش کیا۔ جب کہ مفتی طارق اسماعیل، مولانا محمود الحسن، ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد معاویہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی نے کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس کمیر ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۳۱ ؍اگست ۲۰۲۳ء بعد از نماز مغرب مرکزی جامع مسجد مکی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا محمد ابراہیم، سرپرستی قاری محمد ممتاز نے فرمائی۔ تلاوت قاری محمد امین ہدیہ نعت مولانا قاری محمد ابوبکر نے پیش کیا۔ نقابت قاری محمد عثمان نے کی۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد سلمان اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس شاہین مسلم ٹاؤن پشاور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۲ ؍ستمبر ۲۰۲۳ء خٹک چوک شاہین مسلم ٹاؤن پشاور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور مولانا محمد راشد مدنی نے خطاب فرمایا۔

ختم نبوت کانفرنس بڈبیر پشاور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۴ ؍ستمبر ۲۰۲۳ء دارالعلوم بڈبیر پشاور میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا محمد راشد مدنی، مفتی غلام محمد، مفتی صادق حسین، مولانا محمد اسحاق ودیگر کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس ریگی پشاور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۵ ؍ستمبر ۲۰۲۳ء ریگی پشاور میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس شیخ الحدیث مولانا سعید جان کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا مفتی معروف خان، مولانا مفتی محمد عارف ودیگر علماء کرام نے خطاب فرمایا۔

سلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادیٔ لانبی بعدی — تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

زیر سرپرستی
شیخ القرآن والحدیث، محبوب العوام والخواص
حضرت مولانا مفتی عبداللہ شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
رئیس دارالافتاء دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

زیر صدارت
شیخ الحدیث والقرآن، استاذ العلماء
حضرت مولانا سید محمد گوہر شاہ صاحب مدظلہ العالی
سابق ایم این اے، امیر جمعیت علماء اسلام چارسدہ
مہتمم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

زیر نگرانی
شیخ الحدیث، پیر طریقت، رہبر شریعت
حضرت مولانا پیر حزب اللہ جان مدظلہ العالی
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چارسدہ

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ان شاء اللہ

فقید المثال

9 نومبر 2023 جمعرات صبح 10:00 بجے تا مغرب
میونسپل پارک نزد غازی گل بابا چارسدہ

مہمان خصوصی
پیر طریقت رہبر شریعت، ولی کامل
حضرت حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی مجددی نقشبندی
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

ولی ابن ولی
حضرۃ مولانا خواجہ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

شاہین ختم نبوۃ
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب حفظہ اللہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

شیخ المشائخ ولی کامل
حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

شیخ الحدیث، ابن جوزیٔ زمان
حضرت مولانا محمد ادریس صاحب دامت برکاتہم العالیہ
محدث کبیر دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی چارسدہ

پیر طریقت، ولی ابن ولی
حضرۃ مولانا اعزاز الحق صاحب حفظہ اللہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ صوابی

خطیب اسلام
حضرت مولانا اکرام الحق صاحب دامت برکاتہم حفظہ اللہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ مردان

منجانب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع چارسدہ
0312-9168184
0313-9575141
0345-9393426
0333-2458046

لا نبی بعدی
فرما گئے یہ ہادی
12 اکتوبر 2023
بروز جمعرات بعد نماز مغرب
ان شاء اللہ
روح پرور
تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس
عظیم الشان
پُروقار
بمقام فٹبال گراؤنڈ کمپنی باغ ڈیرہ غازی خان
حضرت اقدس پیر طریقت رہبر شریعت حافظ پیر محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضرت اقدس پیر طریقت محبوب العلماء خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
عنوانات
توحید باری تعالیٰ
سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
عظمت صحابہ و اہل بیت
ظہور امام مہدی
عنوانات
تحفظ عقیدہ ختم نبوۃ ﷺ
حیات عیسیٰ علیہ السلام
اتحاد امت محمدیہ
پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ
جس میں
تمام مکاتب فکر کے علماء کرام مشائخ عظام
مذہبی و سیاسی رہنما وکلاء طلباء قراء
و شعراء کرام اور نامور نعت خوان حضرات
تشریف لا رہے ہیں
تمام اہل اسلام سے جوق در جوق شرکت کی اپیل ہے
برائے رابطہ
0306-7817525
0333-3671510
0333-6453448
منجانب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان
0303-6631714,0332-4146316,0303-5561802

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی — اسلام زندہ باد

42 ویں سالانہ عظیم الشان دو روزہ ختمِ نبوۃ کانفرنس

ان شاء اللہ

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

بمقام: مسلم کالونی چناب نگر

بتاریخ: 26، 27 اکتوبر 2023ء بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

زیر صدارت: پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب حفظہ اللہ، مرکزی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

زیر نگرانی: پیر طریقت صاحبزادہ مخدوم العلماء حضرت مولانا ولی ابن ولی خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

زیر سرپرستی: جانشین حضرت بنوری استاذ العلماء حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدہ ختمِ نبوت
- عظمت صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
- حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
- اتحادِ امت محمدیہ
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ جیسے اہم موضوعات پر
- ظہور امام مہدی علیہ الرضوان

علماء کرام، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-6395200

قیمت فی شمارہ -/25 روپے — قیمت سالانہ -/300 روپے